سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

منگل، 30۔ جنوری 2018

(یوم الثلاثہ، 12۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

سولھویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 2

71

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ30۔جنوری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

DR SYED WASEEM AKHTAR: To move that leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

DR SYED WASEEM AKHTAR: to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

72

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ محترمہ حناپرویزبٹ: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ اے ٹی ایمز سسٹم کو اپ گریڈ کیا جائے تاکہ عوام کی رقم کو چوری ہونے سے بچایا جاسکے۔

2۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ سوائن فلو جیسے مہلک مرض کی آگہی مہم شروع کی جائے۔

3۔ جناب محمد وحید گل: اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع لاہور میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔

4۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: اس ایوان کی رائے ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنے والی خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے لے حکومت کی قائم کردہ ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگہی مہم شروع کی جائے۔

5۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں first aid کی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔

73

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل، 30۔ جنوری 2018

(یوم الثلاثۃ، 12۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِo

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَٱدۡخُلِي فِي عِبَٰدِي ﴿٢٩﴾ وَٱدۡخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

سورۃ الفجر آیات 27 تا 30

اے اطمینان پانے والی روح! (27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا (29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (30)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سراپا خطا ہوں نگاہِ کرم ہو
میں سب سے بُرا ہوں نگاہِ کرم ہو
مجھے مانگنے کا سلیقہ نہیں ہے
مگر مانگتا ہوں نگاہِ کرم ہو
کہاں دربدر ٹھوکریں کھاؤں جاکر
میں بے آسرا ہوں نگاہِ کرم ہو
منیر اور اس کے سوا گزارش کروں کیا
بس یہی چاہتا ہوں نگاہِ کرم ہو

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سپیکر کی بات کے دوران خاموشی اختیار کیا کریں۔ مجھے بات کرنے دیں آپ کی مہربانی۔ اب محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایوان میں کوئی بھی منسٹر موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں۔ منسٹر صاحب بھی آجائیں گے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی موجود ہیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں وہ جواب دیں گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ سوالات کو pending کریں کل بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جو سوالوں کا حال کیا وہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوالات کو اُس وقت تک pending کریں جب تک منسٹر صاحب نہیں آتے۔

جناب سپیکر: متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں وہ جواب دیں گی۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں۔ ابھی سوالات شروع نہیں ہوئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے بتا دیا ہے۔ منسٹر صاحب بھی آگئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کا اور اُن کا بھی پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات کے بعد ضرور لوں گا۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8900 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی میں طالب علم کو جرمانہ اور فیس سے متعلقہ تفصیلات

*8900: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی کے بی ایس (آئی ٹی) سیشن کے 14-2010 طالب علم رول نمبر 46 جو کہ ایک غریب مزدور کا بچہ ہے مالی پریشانیوں کی وجہ سے پانچ سمسٹرز کی فیس بروقت جمع نہ کروا سکا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس غریب طالب علم سے لیٹ فیس جرمانہ آٹھ ہزار روپے فی سمسٹر چالیس ہزار روپے وصول کیا گیا اور تب اسے ڈگری جاری کی گئی؟

(ج) کیا محکمہ ہائر ایجوکیشن ایسے ظالمانہ اقدامات کو چیک کرنے کا کوئی mechanism رکھتا ہے؟

(د) کیا محکمہ ہائر ایجوکیشن یونیورسٹی کے اس اقدام کو درست سمجھتا ہے؟

(ہ) یہ بھی بتائیں کہ بی ایس (آئی ٹی) کے کتنے سمسٹرز تھے اور ہر سمسٹر کی ریگولر فیس کتنی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یہ بات درست ہے کہ یونیورسٹی کے fee & dues سیکشن کے ریکارڈ کے مطابق متعلقہ طالب علم نے پانچ سمسٹرز کی فیس بروقت جمع نہیں کروائی تھی۔

(ب) یونیورسٹی کے ایڈمیشن ریگولیشن کے مطابق لیٹ فیس درج ذیل شق 9(c) کے مطابق وصول کی جاتی ہے جو کہ یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل اور سنڈیکیٹ سے باقاعدہ منظور شدہ ہے۔

9(c) If a student fails to deposit fee and dues by the given date, he/she will be charged a fine of Rs. 1000/- (if dues paid within a period for 10 days after last date fixed for deposit of dues) and Rs. 2000/- (if paid within a period of next 10 days delay) and Rs. 4000/- (if paid within a period of further next 10 days delay). A student who does not deposit his/her dues after the period of 30 days of the last date fixed, his/her admission shall be cancelled. He/she may be reinstated by competent authority on the recommendation of Chairman/ HOD and deposit of additional fine Rs. 4000.

لہٰذا متعلقہ طالب علم پر مندرجہ بالا قانون کے مطابق پانچ سمسٹرز کی واجب الادا فیس جمع کروانا لازم تھی۔

(ج) سرکاری یونیورسٹیز خود مختار ادارے کے طور پر کام کرتی ہیں۔ تاہم اس کی سنڈیکیٹ میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد بطور ممبر کام آتے ہیں۔ واقعہ کی نشاندہی کے بعد سنڈیکیٹ نے معاملے کی تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔

(د) محکمہ ہائر ایجوکیشن یونیورسٹی کے اس اقدام کو مناسب نہیں گردانتا۔ تاہم حتمی رائے سنڈیکیٹ کی تحقیقات کی روشنی میں دی جا سکتی ہے۔

(ہ) یونیورسٹی کے قوانین کے مطابق بی ایس چار سالہ ڈگری پروگرام ہے جو کہ آٹھ سمسٹرز پر مبنی ہے۔ بی ایس (آئی ٹی) سیشن 2010-14 کی فیس مندرجہ ذیل ہے:

پہلا سمسٹر	13550/-	دوسرا سمسٹر	13550/-

تیسرا سمسٹر	13050/-	چوتھا سمسٹر	13050/-
پانچواں سمسٹر	13050/-	چھٹا سمسٹر	13050/-
ساتواں سمسٹر	13050/-	آٹھواں سمسٹر	13050/-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے آپ کو شاید یاد ہو گا یہی معاملہ تھا یونیورسٹی نے جو پہلا جواب دیا تھا اُس میں یونیورسٹی نے کہا تھا کہ آخری جرمانے کی حد 2 ہزار ہے میں نے ثبوت کے طور پر پیش کیا کہ 4 ہزار ہے اب انہوں نے ترمیم کرکے جواب داخل کروایا ہے۔ آپ کے چیمبر میں میٹنگ بھی ہوئی تھی اور بڑی تفصیل سے اس پر deliberations ہوئیں۔ اس سارے سسٹم کو review کرنے کے حوالے سے وہاں بات ہوئی تھی۔ بات یہ ہے کہ جو غریب طلباء ہیں وہ گورنمنٹ کی یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں اور باوسائل لوگ پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سمسٹر کی فیس 13 ہزار 550 روپے ہے اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی فیس وقت پر نہیں دے سکتا تو اس پر 4 ہزار روپے کے قریب جرمانہ levy ہو جاتا ہے۔ یہ اس particular بچے کے حوالے سے جو میں نے بات کی تھی اس کا میں نے رولنمبر بھی بتایا تھا اس کو پانچ سمسٹرز کا جرمانہ pay کرنا پڑا جو 40 ہزار روپے تھا۔ ہمارے ہمسائے میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ہے اس میں کوئی late fee پر جرمانہ نہیں لیا جاتا اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے ہاں کوئی ڈیفالٹر نہیں ہے۔ اس پر بڑی تفصیل سے بات ہوئی تھی، منسٹر صاحب ناراض بھی ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ یہ پانچویں سمسٹر میں پہنچا کیسے ہے؟ اس پر پیڈا ایکٹ لگائیں، اس پر یہ کریں اور وہ کریں۔ یہ سب باتیں ہوا میں اڑ گئیں اس کا کچھ بھی نتیجہ نہیں نکلا۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ سرکاری یونیورسٹیاں خود مختار ادارے کے طور پر کام کرتی ہیں تاہم اس کے سنڈیکیٹ میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد بطور ممبر آتے ہیں۔ واقعہ کی نشاندہی کے بعد سنڈیکیٹ نے معاملے کی تحقیق کا آغاز کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! جز (د) میں لکھا ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن یونیورسٹی کے اس اقدام کو مناسب نہیں گردانتا یعنی جو لیٹ فیس جرمانہ ہے تاہم اپنی رائے سنڈیکیٹ کی تحقیقات کی روشنی میں دی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ جواب 20۔ ستمبر کو موصول ہوا ہے اور آج 30۔ جنوری ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے، اس کا کیا outcome ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سوال پچھلے اجلاس میں بھی آیا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب absent تھے اب یہ دوبارہ آیا ہے۔ میں اس بارے میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ان کی بات بالکل ٹھیک ہے اور آپ کے چیمبر میں اس پر بہت detailed discussion ہوئی، منسٹر صاحب نے اس کو take up کیا اور ہائر ایجوکیشن کو اس کی ذمہ داری دی کہ وہ اس معاملے کی پوری انکوائری کرے اور رپورٹ دے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے ایک انکوائری کی اور اس کی ایک رپورٹ میرے پاس موجود ہے جو میں ڈاکٹر صاحب سے share بھی کر لیتی ہوں۔ اس میں صرف یہ ایک بچے کی بات نہیں تھی بلکہ اس میں 1295 ڈیفالٹر سٹوڈنٹس تھے جنہوں نے بروقت فیس جمع نہیں کروائی تھی اور اس میں بہت ساری وجوہات تھیں۔ کسی نے ایک سمسٹر کی فیس جمع نہیں کرائی، کسی نے دو کی نہیں کرائی اور کسی نے پورے throughout سمسٹرز کی فیس جمع نہیں کرائی۔ پھر یونیورسٹی کے وی سی صاحب نے ان سے 85 فیصد ریکوری کی۔ یہ کیس سنڈیکیٹ کو refer کیا گیا ہے کہ وہ اس کو take up کرے۔ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سنڈیکیٹ کو یہ بھی request دی گئی ہے کہ جو بچہ بروقت فیس ادا نہیں کرتا اس کو اگلے سمسٹر میں promote نہ کیا جائے اور لیٹ فیس جرمانہ کو ختم کر دیا جائے۔ یہ کیس بھی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کو refer کر دیا گیا ہے۔ ہماری کل یونیورسٹی سے بات ہوئی تھی تو انہوں نے کہا کہ ہم اگلے ماہ سنڈیکیٹ بلا رہے ہیں اور اس میں اس issue کو رکھیں گے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کیا آپ بھی سنڈیکیٹ کے ممبر ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ممبر نہیں ہوں۔ میں نے یہ سوال کوئی point scoring کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ واقعی غریب طلباء کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے۔ بلاشبہ سنڈیکیٹ کے ممبران پڑھے لکھے پی ایچ ڈی کئے ہوئے ہوتے ہیں لیکن یہ بات میں پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ سنڈیکیٹ آپس میں ملی بھگت کر کے overtime کی مد میں بہت ساری یونیورسٹیوں میں لاکھوں روپے غریب بچوں سے وصول کرتے ہیں۔ اگر مجھے بعد میں موقع ملا تو میں اس matter کو اٹھاؤں گا لیکن اس وقت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف یونیورسٹیوں کے مختلف parameters ہیں جس طرح میں نے عرض کیا کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں اگر کوئی بچہ فیس نہیں دیتا اور لیٹ ہو جاتا ہے تو اس پر جرمانہ نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ ایک مخصوص مدت کے بعد بچے کا نام خارج کر دیتے ہیں لیکن اگر وہ دوبارہ apply کرتا ہے تو HOD کی منظوری سے وی سی اس کو دوبارہ داخلہ دے دیتا ہے کیونکہ پڑھائی میں شفقت کا ہاتھ ہوتا ہے لیکن اس طرح چار چار ہزار روپے اور 40 ہزار روپے محض جرمانے کی مد میں وصول کرنا زیادتی ہے۔ اگر انہوں نے ان کو inform کیا ہے کہ ہم سنڈیکیٹ کے آئندہ اجلاس کے اندر اس کو take up کریں گے تو آپ بااختیار ہیں میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ حکم جاری کریں کہ اگلے سنڈیکیٹ کے اجلاس میں مجھے بھی بلایا جائے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو اس طرح سنڈیکیٹ میں نہیں بھیج سکتا اس کا ایک طریق کار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ صرف ایک اجلاس کے لئے خصوصی طور پر مجھے designate کر دیں میں آپ کے نمائندے کے طور پر جاؤں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، میں اس کے بارے میں بعد میں بتا دوں گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کی بات کسی حد تک justified ہے لیکن ظاہر ہے کہ جو فیس پر جرمانہ ہوتا ہے وہ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ ہی decide کرتے ہیں کہ اگر بچے نے اتنی لیٹ فیس جمع کروائی ہے تو اس پر کتنا جرمانہ ہو گا اور یہ ہر یونیورسٹی کا الگ الگ طریق کار ہے جو ان کا سنڈیکیٹ decide کرتا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اس سپیشل کیس کے لئے کیا کریں گی وہ بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم نے سنڈیکیٹ کو refer کیا ہوا ہے اور انہوں نے ہمیں یہی گارنٹی دی ہے کہ اگلے مہینے میں سنڈیکیٹ میٹنگ میں یہ allow کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب کو ہم اس میں شامل کرلیں گے یا وی سی صاحب سے discuss کرلیں گے یا جیسے آپ حکم کریں۔

جناب سپیکر: میں بھی اس کے بارے میں علیحدہ بتادوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اور ویسے میں ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی بتانا چاہ رہی ہوں کہ جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ 1295 سٹوڈنٹس تھے جنہوں نے فیس بروقت جمع نہیں کروائی تھی اور یونیورسٹی نے 84.5 ملین روپے فیس کی مد میں وصول کئے ہیں۔ اگر وہ جرمانہ بالکل معاف کر دیں گے تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہو گا اور کوئی بھی بچہ ٹائم پر فیس جمع نہیں کروائے گا۔ یہ یونیورسٹی کی طرف سے ایک observation ہے جس کو انہوں نے اگلے سنڈیکیٹ میں discuss کرنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: مجھے جرمانہ کرنے کے اوپر اعتراض نہیں ہے مجھے اس کے quantum پر اعتراض ہے۔ 13 ہزار سمسٹر فیس ہے اور اس پر 4 ہزار روپے جرمانہ levy ہوتا ہے حالانکہ وہ غریب بچے ہیں۔ جس طرح میں نے ابھی آپ کی خدمت میں گزارش کی ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں ایک پائی بھی لیٹ فیس جرمانہ نہیں ہے۔ پچھلی دفعہ جب یہ سوال آیا تھا تو اس کاپی کے اندر انہوں نے لکھا تھا کہ ہمارے ہاں کوئی بچہ ڈیفالٹر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کی کاپی منگوا لیں پھر اس کے مطابق ان سے بات کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری بات یہ عرض کروں گا کہ یہ سنڈیکیٹ کوئی آسمان سے اترے ہوئے نہیں ہیں، ان کو گورنمنٹ گرانٹ دیتی ہے اور devolution کے بعد یونیورسٹیاں بھی

پنجاب گورنمنٹ کے under آگئی ہیں تو ظاہر ہے ان کو اسمبلی ہی کی طرف سے بجٹ allocate ہوتا ہے لہٰذا ان کے اوپر کوئی oversight ہونی چاہئے۔ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ذمہ دار ترین دو آفیسرز سے میری discussion ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہم بالکل آپ کے ساتھ agree کرتے ہیں کہ ان کے اوپر oversight ہونی چاہئے کیونکہ یہ من مانیاں کرتے ہیں اور اس کا نقصان غریب طلباء کو ہوتا ہے اس لئے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی ہے کہ آپ رولز دیکھ کر مجھے allow بھی کریں نیز جو رپورٹ آئی ہے یہ مجھے دکھا دیں اور اس کیس کو follow بھی کریں۔اجلاس ختم ہو جاتا ہے، بات ختم ہو جاتی ہے، رات گئی بات گئی۔اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ایسے کیوں ہوگا؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو صرف یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ جو چار ہزار جرمانہ کی رقم ہے یہ اگر پورا مہینہ گزر جاتا ہے تو پھر اس کے بعد چار ہزار ہے ورنہ جیسے اس میں بھی پہلے بتایا گیا ہے کہ لیٹ فیس

> If a student fails to deposit fee and dues by the given date, he/she will be charged a fine of Rs: 1000/-(if dues paid within a period of 10 days after last date fixed for deposit of dues) and Rs. 2000/-.

جناب سپیکر! اسی طرح سے دس دس دن کے فرق کے ساتھ جو آخری جرمانہ ہے وہ چار ہزار ہے it's not like کہ وہ پہلی دفعہ ہی فیس جمع نہیں کرواتا تو ان کو چار ہزار روپے جرمانہ کر دیا جاتا ہے۔یہ جرمانہ صرف اسی مقصد کے لئے رکھا گیا ہے تاکہ سٹوڈنٹس۔۔۔

جناب سپیکر: Children sympathetic consideration دے رہا ہے۔مہربانی

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کو ہم discuss بھی کر لیتے ہیں۔آپ کی اجازت سے ان کو بلوا بھی لیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے justify کرنے کی کوشش کی ہے جو ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے۔ اگر اس طرح آتے ہیں تو پھر سوال یہ ہے کہ پانچ سمسٹر میں اس کی لیٹ فیس کیوں ہوئی؟ پہلے سمسٹر میں جب آخری حد بھی گزر گئی تو اس کا نام یونیورسٹی سے struck off کیوں نہیں کیا؟ یہ پانچ دفعہ کیوں repeat ہوا، یہ ایک علیحدہ سوال ہے اور اس کی ایک علیحدہ انکوائری ہے یہاں اپنی مرضی کے ساتھ سب کچھ ہو رہا ہے جو مرضی میں نہیں آیا اس کو نکال دیا اور جب مرضی میں آیا اس کو رکھ لیا۔ یہ pick and choose مناسب نہیں ہے اس سے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سب کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہئے۔ مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9044 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of ہو گا۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 8882 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ایجوکیشن یونیورسٹی کے وی سی کا فنڈز
کی مد میں کرپشن اور آؤٹ آف ٹرن ترقی سے متعلقہ تفصیلات

*8882: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کا سال 17-2016 کا آڈٹ کس سے کروایا گیا؟

(ب) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے کتنے رقبے پر عمارت تعمیر ہے کتنے رقبے پر گراؤنڈ ہے اور کتنا رقبہ ابھی تک استعمال میں نہیں ہے؟

(ج) یونیورسٹی کب بنائی گئی تعمیر کے دوران اس پر کل کتنی لاگت آئی، کس کمپنی سے یونیورسٹی کی عمارت تعمیر کرائی گئی کمپنی اور ٹھیکے دار کا نام بتایا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونیورسٹی میں تعینات وائس چانسلر کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دے کر یونیورسٹی میں تعینات کیا گیا وجوہات بیان کی جائیں؟

(ہ) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور میں سنڈیکٹ، سینیٹ بورڈ آف گورنرز میں شامل افراد کے نام اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور کے مالی سال 17-2016 کا ڈائریکٹر جنرل سول آڈٹ، پنجاب نے کیا۔

(ب) ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور کے 9 کیمپسز کے کل رقبے کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور کا قیام یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور آرڈیننس 2002 کے تحت اس وقت کے تمام گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن اور گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری ٹیچرز وہاڑی اور جوہر آباد کو ضم کرکے عمل میں لایا گیا ان کالجز کی عمارتیں پہلے سے ہی تعمیر شدہ تھیں، تاہم وقت کی ضرورت کے لحاظ سے ان عمارتوں کی تزئین کی گئی اور مختلف ادوار میں مرحلہ وار نئی عمارتوں کی تعمیر مختلف ٹھیکیداروں سے کروائی گئی۔

(د) یہ درست نہ ہے، ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور میں وائس چانسلر کی تعیناتی سرچ کمیٹی کی سفارشات پر گورنر / چانسلر کے حکم پر عمل میں لائی گئی۔

(ہ) ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور میں بورڈ آف گورنرز اور سینیٹ کا وجود نہ ہے، تاہم سنڈیکیٹ کے ممبران کے نام اور عہدوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ ایجوکیشن یونیورسٹی کب تعمیر کی گئی اور اس پر کل کتنی لاگت آئی؟ اس کی لاگت کے بارے میں تو بتایا نہیں گیا اور صرف یہ کہا گیا ہے کہ مرحلہ وار تعمیر ہوئی۔ مرحلہ وار تعمیر میں بھی تو لاگت آتی ہے۔ دوسرا یہ کہا گیا کہ ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کا قیام، یونیورسٹی آف ایجوکیشن آرڈیننس 2002 کے تحت اس وقت کے تمام گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن اور گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری وہاڑی اور جوہر آباد کو ضم کرکے عمل میں لایا گیا۔ میرا اس میں

ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری تو سکولز ایجوکیشن کے زمرے میں آتا ہے تو اس کو یونیورسٹی میں کیسے شامل کیا گیا اس کی وضاحت کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! (ج) جز پر جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جز (ج) میں وہ تمام اخراجات جو different time ان پر کئے گئے ہیں میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے جس جس کنٹریکٹر نے جس جس ٹائم جتنا جتنا expenses پر کام کیا ہے وہ ساری تفصیل میں ان کو دے دیتی ہوں۔ دوسرا یہ ہے کہ 2002 میں آرڈیننس کے تحت کالج کو یونیورسٹی میں convert کیا گیا تھا تو اس آرڈیننس کی detail اور اس کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے وہ میں ان کو دے دیتی ہوں اور اس سے میں ان کو تفصیل بھی بتا دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ ہمیں بھی بتا دیں کیا ہے؟ ایوان کو پتا ہونا چاہئے، آپ ایوان کو بتائیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! وہ مجھے پڑھنا پڑے گا، میں دیکھ کر بتاتی ہوں۔ یہ پورا آرڈیننس ہے اس کے contents ہیں اس کے بعد اس کی پوری خاصی لمبی چوڑی تفصیل ہے۔ اب میں The University of Education Lahore Ordinance 2002 کا آپریشنل پارٹ بتا دیتی ہوں۔

INCORPORATION:-

1. There shall be established a University to be called the University of Education, Lahore.
2. The University shall consist of the Chancellor, the Vice Chancellor, members of the Syndicate and the Academic Council.
3. The University shall be a body corporate having perpetual succession and a common seal and may by the aforesaid name sue and be sued.
4. The University shall be competent to acquire and hold property both movable and immovable and to

lease, sell or otherwise transfer any property which vests in or has been acquired by it.

Powers of the University and Jurisdictions of the University: The University open to all teachers and employees in the Government schools, colleges and other institutions.-

The University shall be open to all teachers and employees in the Government schools, colleges and other institutions. Also the University shall be open to all persons of either sex and of whatever religion race, creed, class or colour and no person shall be denied the privileges of the University on the ground of religion, race, caste, creed, class or colour.

Provided that nothing in this section shall be deemed to prevent religious…

جناب سپیکر: جی، اب ان کی بات کا جواب پوری طرح دیں ناں۔ ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس میں یہ پورا آرڈیننس ہے یہ اس کے تحت ہے یا تو پھر میں ان کو الگ سے کر کے بعد میں بتا دوں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال صرف انتہائی مختصر سا ہے، میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری ٹیچرز وہاڑی کیا سکولز ایجوکیشن کے زمرے میں نہیں آتا، میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ یہ یونیورسٹی کے زمرے میں کیسے آ گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری ٹیچرز سکول نہیں بلکہ کالج ہے جو کہ وہاڑی اور جوہر آباد کے کالجز کو ضم کر کے عمل میں لایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ کالج ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی میں تعینات وائس چانسلر کو out of turn ترقی دے کر یونیورسٹی میں تعینات کیا گیا ہے؟ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ Search Committee کی سفارشات پر تعینات کیا گیا ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جو موجودہ Search Committee ہے اس نے وائس چانسلر کو کتنے افراد کی موجودگی میں select کیا، کیا وہ پینل تھا، اس وائس چانسلر کی کیا قابلیت تھی اور اس کا کیا معیار تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو وائس چانسلر کا معیار ہے اس کا ایک پورا نوٹیفکیشن ہے اور ایک پورا process تھا جس کے تحت Search Committee وائس چانسلر کو select کرتی ہے اور اس میں open اشتہار دیا جاتا ہے۔ Search Committee ایک پورا پینل ہے اس میں بہت سارے افراد شامل ہیں جس میں ڈاکٹر ظفر اقبال اور ان کے ساتھ اور بھی افراد شامل ہیں۔ میں ان کو پوری لسٹ provide کر دوں گی اس وقت میرے پاس Committee Search کی لسٹ موجود نہیں ہے لیکن qualification for VC کی detail میرے پاس موجود ہیں۔ اس کو shortlist کرتے ہیں، یہ shortlist وزیراعلیٰ کو جاتی ہے، وزیراعلیٰ ان کے انٹرویو کرتے ہیں اور اس کے بعد VC کی selection ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کافی سوال ہو گئے ہیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال جز(د) کے حوالے سے ہے۔ ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور میں Syndicate, Senate, Board of Governors میں شامل افراد کے نام اور عہدے پوچھے ہیں۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایجوکیشن یونیورسٹی، لاہور میں بورڈ آف گورنرز اور سینیٹ کا وجود نہ ہے جبکہ میرا سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کی اپنی ایک اہمیت ہوتی ہے اور یونیورسٹی میں ان کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے اس کی کیا وجوہات ہیں کہ ابھی تک کیوں نہیں بنایا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں ہیں اس میں سنڈیکیٹ بنایا جاتا ہے اور جو پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹی ہوتی ہیں اس میں بورڈ آف گورنرز اور سینیٹ ہوتا ہے۔ یہ پبلک سیکٹر یونیورسٹی ہے اس میں سنڈیکیٹ موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8930 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں سرکاری یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*8930: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت ضلع ساہیوال ملتان، جھنگ اور رحیم یار خان کی طرح ضلع چنیوٹ میں بھی سرکاری یونیورسٹی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

حکومت پنجاب نے ضلع جھنگ میں نئی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا ہے اور یہ یونیورسٹی ضلع جھنگ اور اردگرد کے اضلاع جن میں چنیوٹ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل ہے کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرے گی تاہم حکومت پاکستان کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2017-18 (PSDP) میں ایک منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کے تحت فیصل آباد یونیورسٹی کا سب کیمپس ضلع چنیوٹ میں قائم کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کی مالیت 500 ملین روپے ہے اور 100 ملین روپے موجودہ سال میں فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سب کیمپس کے قیام کے لئے 101 کینال 16 مرلہ قطعہ اراضی کی نشاندہی کر دی ہے جس کے لئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوا دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حکومت پنجاب نے ضلع ساہیوال اور ضلع اوکاڑہ میں کافی عرصہ سے قائم شدہ سب کیمپس کو یونیورسٹیوں کا درجہ دے دیا ہے اور اسی

طریق کار کو مد نظر رکھتے ہوئے ضلع چنیوٹ میں سب کیمپس کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور اس کے کامیاب اجراء کے بعد آنے والے سالوں میں اسے یونیورسٹی کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس زمین کی سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوا دی گئی ہے۔ یہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ دو ہفتے سے وہ فائل وزیر اعلیٰ کے دفتر میں پڑی ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ بتا سکتی ہیں کہ کتنے دنوں میں وزیر اعلیٰ کے دفتر سے منظوری لے کر دے سکیں گی؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ معزز ممبر نے regarding Chiniot University question کیا ہے Programme. which is Federal اور فیڈرل ایچ ای سی نے ان کو فنڈنگ کی ہے اور پنجاب گورنمنٹ نے acquire land کر کے ان کو دینی ہے۔ اب ہم نے جو زمین لینی ہے اس کی سمری وزیر اعلیٰ آفس میں بھجوائی ہوئی ہے اس کی کاپی بھی میرے پاس ہے ہم اس سمری کو follow کر رہے ہیں اور امید ہے کہ ہم اس کو جلدی وہاں سے approve کرا لیں گے۔ Rest is with the Federal Government.

جناب سپیکر: جی، اچھا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہ زمین کا معاملہ دو سال سے چل رہا ہے ایک مہینہ پہلے ہمارے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے سمری ریونیو بورڈ کو بھیجی اور انہوں نے کوئی ایک مہینہ پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب کے دفتر میں سمری بھیج دی تو اب میرا سوال یہ ہے کہ اور کتنے دن لگیں گے؟ کیونکہ ہمیں پتا یہ چلا ہے اگر اب وہاں زمین کا قبضہ نہیں دیا گیا تو اس کے لئے دس کروڑ روپے جو ریلیز کئے گئے ہیں وہ فنڈز بھی واپس چلے جائیں گے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ کوئی وقت کا تعین کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سمری کو ہم priority پر follow کر لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ چیف منسٹر آفس سے جلد از جلد summary for the land approve ہو جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8956 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج کی بلڈنگ اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*8956: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرلز کالج چنیوٹ میں پوسٹ گریجویٹ کی کلاسز کے لئے نئی بلڈنگ بنائی گئی ہے جو کہ مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بلڈنگ میں پوسٹ گریجویٹ کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا کالج میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز کے لئے اساتذہ کرام موجود ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت ان کی بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یہ درست ہے کہ گرلز کالج چنیوٹ میں پوسٹ گریجویٹ کی کلاسز کے لئے نئی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت اس بلڈنگ میں اکنامکس اور ہسٹری کی پوسٹ گریجویٹ کلاسز کا 2018-19 تک ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) کالج ہذا میں طالبات کی تعداد تقریباً 2300 سے بھی تجاوز کر چکی ہے کالج میں گزشتہ 30 سال سے sanctioned پوسٹ کی تعداد 26 ہے ان میں سے بھی 10 سیٹیں خالی ہیں اور 15 اساتذہ اس بڑی تعداد کو پڑھانے کے لئے ناکافی ہیں۔ کمی پوری کرنے کے لئے 25 عدد CTI's کی تعینا

تی کی گئی ہے۔ تاہم پوسٹ گریجویٹ کلاسز کے لئے مزید اساتذہ کی بھی ضرورت ہو گی۔ اب چونکہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اساتذہ کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ امید ہے کہ خالی سیٹوں پر اساتذہ کی جلد تعیناتی کر دی جائے گی اور اگر مزید اساتذہ کی ضرورت ہو گی تو وہ بھی ضرورت کے مطابق مہیا کی جائیں گی۔ تاکہ کالج میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز کا اجراء کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ گرلز کالج کی منظور شدہ پوسٹ 26 ہیں۔ تیس سال پہلے یہ سیٹیں 26 بنائی گئیں اور ابھی تک وہاں 15 بندے کام کر رہے ہیں۔ یہاں تھوڑا سا حساب میں بھی مجھے گڑبڑ نظر آتی ہے کہ یہاں ٹوٹل سیٹیں 26 بتائی گئیں ہیں، یہ بھی بتا رہے ہیں کہ 15 اساتذہ اس بڑی تعداد کو پڑھانے کے لئے ناکافی ہیں اور مزید 10 سیٹیں خالی ہیں۔ اس طرح 15 اور 10 تو 25 بنتی ہیں اور سیٹیں 26 ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ ٹائپنگ کی غلطی ہو گی، جو 15 اساتذہ پڑھا رہے ہیں اور باقی جو ہیں وہ خالی ہیں، اس میں خالی کا ایک نمبر آگے کرنا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب چونکہ یہ اساتذہ کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف چلی گئی ہے۔ اس ادارے کو تو ہم زیادہ تکلیف نہیں دے سکتے لیکن بہر حال یہ 30 سال سے جو کمی محسوس کی جا رہی ہے، آپ خود بھی سمجھتے ہوں گے کہ ان بچیوں کی تعلیم کی کیا کیفیت ہو گی اور وہ اساتذہ جو پڑھانے والی معلمات ہیں ان کے اوپر کتنا burden ہو گا تو اس کے لئے کم سے کم مدت اور کتنی انتظار کرنی پڑے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ اس دفعہ recent ابھی آج کل جو پبلک سروس کمیشن کے through بھرتی ہوئی ہے اس میں کالجوں کو جو لیکچرار ملے ہیں، اس میں اسسٹنٹ پروفیسر 2 اور 2 لیکچرار چنیوٹ کو دیئے گئے ہیں، ابھی جو نئی recruitment ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی خالی سیٹیں ہوتی ہیں ان کے اوپر CTI's تعینات کئے

جاتے ہیں تاکہ جہاں پر اساتذہ یا باقاعدہ لیکچرار نہ ہوں تو وہاں پر وہ تعلیم کی کمی کو cover کرتے ہیں۔ اساتذہ کی کمی کو cover کرتے ہیں لیکن ان کے لئے فی الحال جو میں بتانا چاہتی ہوں کہ اس recent بھرتی میں 2 اسسٹنٹ پروفیسر اور 2 لیکچرار چنیوٹ کو دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، کچھ نہ کچھ تو آپ کو ملا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ یہ فرما رہی ہیں کہ CTI's جو ہیں وہ دیئے گئے ہیں تو وہ بالکل نوخیز ہیں، ان کو ہم اساتذہ تو کہہ سکتے ہیں لیکن پوسٹ گریجویٹ کے طلباء یا طالبات جو ہیں ان کو ایسے اساتذہ جو ناتجربہ کار ہیں وہ ان کلاسوں کو تو ہرگز نہیں پڑھا سکتے اس کے لئے عمر رسیدہ یا بڑے گریڈ کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کمی کو پورا کیا جانا نہایت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: کوشش کریں جی۔ کوشش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جی، ہم کوشش کر رہے ہیں۔ جن کی یہ بات کر رہے ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کے through ہی آتے ہیں اور پبلک سروس کمیشن کے through ہی ابھی انہیں چار نئے لیکچررز بھی ملے ہیں اور جیسے ہی ہمارا یہ ریکروٹمنٹ والا process مکمل ہوتا ہے تو اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ اپنے تمام کالجز کے اساتذہ کے census کروا رہا ہے اور پھر اس کے بعد ان کی rationalization کا plan ہے، اس کے بعد دوبارہ سے اشتہار دیا جائے گا، پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیجی جائے گی تاکہ جو سیٹیں خالی رہ جائیں گی ان کو پھر سے fill کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9158 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں، اگر ٹائم ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9159 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9159 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ میں اسامیوں کی تعداد اور بسوں سے متعلقہ تفصیلات

*9159: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ (سرگودھا) میں منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کالج ہذا میں موجود نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل نیز خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا مذکورہ کالج کے طلباء کو پک اینڈ ڈراپ فراہم کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے بسیں فراہم کی گئی ہیں تو کتنی؟

(د) مذکورہ کالج میں کل طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف)

نام مضمون	منظور شدہ اسامیاں	جو کام کر رہی ہیں	خالی اسامیاں
بیالوجی	1	1	-
کیمسٹری	1	1	-
کمپیوٹر سائنس	1	1	-
اکنامکس	1	1	-
ایجوکیشن	1	-	1
انگلش	2	-	2
ہوم اکنامکس	1	-	1
اسلامیات	1	-	1
صحافت	1	1	-
لائبریرین	1	-	-
ریاضی	2	1	1

فارسی	1	-	1
ہیلتھ	1	1	-
فزکس	1	1	-
پول سائنس	1	1	-
پرنسپل	1	-	1
نفسیات	1	-	1
سٹیٹ	1	1	-
اُردو	1	1	-
ذوالوجی	1	1	-

(ب)

عہدہ	منظور شدہ اسامیاں	جو کام کر رہی ہیں	خالی اسامیاں
ہیڈ کلرک	1	-	1
کیئر ٹیکر	1	-	1
سینئر کلرک	2	1	1
جونیئر کلرک	2	-	2
لیکچرار اسسٹنٹ	5	-	5
لائبریری کلرک	1	-	1
ڈرائیور	1	-	1
لیب اٹینڈنٹ	5	5	-
نائب قاصد	3	3	-
بیلدار	2	1	1
چوکیدار	4	4	-
کنڈیکٹر	1	1	-
خاکروب	2	2	-

(ج) جی ہاں! ایک بس ہے۔

(د) 774

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ "گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ (سرگودھا)" گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ ایجوکیشن، ایجوکیشن، ایجوکیشن بہت کرتی ہے اور last time بھی میں نے اپنی بجٹ تقریر

میں بتایا تھا کہ سکول ایجوکیشن میں جو 100 روپیہ ان کو دیا گیا، گیارہ مہینوں میں انہوں نے 40 روپے خرچ کئے تھے۔ پھر یہاں بجٹ تقریر کے اندر وزیر صاحبہ نے کہا کہ ہم 150 فیصد ایجوکیشن کا بجٹ بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ اس گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ (سرگودھا) میں ٹیچنگ سٹاف کے اندر 22 اسامیاں ہیں، اس میں سے 12 خالی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی بہت بڑا کالج ہے کہ جس کے اندر ایک ایک سبجیکٹ کی دس دس اسامیاں ہوں گی جس پر دوسرے ٹیچر بھرتی ہو کر وہ کلاسز میں compensate کر دیتے ہوں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ دیکھ لیں کہ یہ کیفیت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 22 میں سے 12 اسامیاں خالی ہیں ان کو پُر کرنے کا کیا procedure adopt کیا گیا ہے، کیوں نہیں CTI's بھرتی کئے گئے تاکہ بچوں کو تعلیم مل سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہاں پر جو بتایا گیا ہے کہ جو 12 اسامیاں خالی ہیں وہ وہاں پر regular اساتذہ موجود نہیں ہیں لیکن CTI's ہر کالج میں موجود ہیں، CTI's ہر کالج میں رکھے جاتے ہیں تاکہ تعلیم کا حرج نہ ہو اور یہاں پر ابھی جیسے میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہمارا first recruitment process جاری ہے، پبلک سروس کمیشن نے ہمیں کافی ساری لسٹیں بھیج دی ہیں، ابھی کچھ ان کی طرف سے آ بھی رہی ہیں اس لئے میرے پاس total numbers for Sargodha موجود ہیں، سرگودھا میں 34 اسسٹنٹ پروفیسر اور 24 لیکچرار ابھی نئے تعینات ہونے ہیں اور اس میں hopefully بھیرہ کالج کو بھی کوئی نیا لیکچرار مل جائے گا لیکن یہاں پر کوئی بھی سیٹ CTI سے خالی نہیں ہے اور CTI اس کمی کو پورا کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ تو بڑا گھسا پٹا سا جواب ہر وقت اس ایجوکیشن میں اسامیوں کے خالی ہونے کے حوالے سے آ جاتا ہے کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیجی ہوئی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ محکمہ اس کو مانیٹر کیوں نہیں کرتا کہ اگر پبلک سروس کمیشن وقت پر اسامیاں fill کر کے، سلیکشن کر کے نہیں دے سکتا تو اسمبلی کو بتایا جائے، اسمبلی میں بیٹھ کر قانون سازی کی جائے اور اس کا کوئی نیا رستہ نکالا جائے؟

جناب سپیکر: قانون تو آپ بناتے ہیں ناں۔ آپ قانون لے کر آئیں، اس میں کچھ بنا کر دیں ناں۔ ان کے پاس جو قانون ہو گا اس کے مطابق ان کو چلنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہماری طرف سے آیا ہوا قانون اچھوت ہوتا ہے، اس کو گورنمنٹ تسلیم نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: نہیں، اچھوت نہیں ہوتا۔ آپ دیں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ گورنمنٹ کو تو خود بھی سوچنا چاہئے کہ اگر پبلک سروس کمیشن نہیں کرتی یا تو اس کو بڑا کریں، نہیں تو اس حوالے سے کوئی alternate arrangement کریں کہ جب مالی سال کے شروع میں اسامیاں create ہو جائیں تو اسی سال کے اندر وہ اسامیاں پُر بھی ہو جائیں۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ وہ ہم نے بھیجا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کالج آف بھیرہ جو ہے، اس میں یہ جو 12 اسامیاں خالی ہیں، SNE کے تحت کس سال میں اس کی منظوری ہوئی تھی، یہ آپ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس وقت SNE کی detail تو میرے پاس موجود نہیں ہے۔ میں انہیں بتا دوں گی کہ کس سال منظوری ہوئی لیکن میں یہاں پر پھر ان کو تھوڑا مزید explain کر دیتی ہوں کہ پبلک سروس کمیشن کا process through out جاری ہے، اس کو روکتے نہیں ہیں، ابھی یہ بھرتیاں مکمل ہوں گی جو ابھی under process ہیں، اس کے بعد ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اپنے اساتذہ کا census کرے گا کہ تمام کالجز میں کون سے ٹیچر کہاں پر کہیں پہ زیادہ ہیں، کہیں پہ کم ہیں، ان کی rationalization ہو گی، اس کے بعد جو سیٹیں خالی ہیں وہ ساتھ ہی ساتھ ان کی دوبارہ ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو چلی جائے گی۔ اب پبلک سروس کمیشن سے جو اساتذہ پاس ہوتے ہیں ان کی وہ لسٹ ہمیں فراہم کرتے ہیں، ان تمام اساتذہ کو بلا کر ان کے سامنے ان کی available options رکھی جاتی ہیں اس میں سے وہ choose کرتے ہیں اور وہاں پر ان کو لگا دیا جاتا ہے۔ یہ ایک پورا process ہے اور یہ continuous process ہے، ابھی پچھلے سال بھرتی ہوئی اور ابھی پھر یہ بھرتی ہو

رہی ہے اور جب یہ process مکمل ہو گا، جہاں پر ہمیں لگے گا کہ سیٹیں خالی رہ گئی ہیں ان کی ریکوزیشن دوبارہ بھیج دی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کے طور پر یہ عرض کروں گا کہ PAC-I میں بھی جب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے آڈٹ پیراز آتے ہیں تو اس میں مسلسل یہ بات سامنے آئی اور نتیجتاً پھر ہماری PAC-I نے یہ طے کیا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کو گزارش کی جائے کہ وہ ہمیں آ کر brief کریں کہ یہ کیا وجہ ہے کہ دو، دو، تین، تین سال تک ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو چلی جاتی ہے لیکن وہ اس پر بھرتی نہیں کر کے دے پاتے۔ ان کی کیا مشکلات ہیں؟ گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ کو بھی اس کے بارے میں سوچنا چاہیئے کہ SNE کے تحت تین سال پہلے پوسٹیں sanction ہو جاتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو کیا جواب دیا، آپ نے ان کو جو بلایا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: وہ پھر ابھی تک آئے ہی نہیں۔ اس کے بعد جب ان کا ٹائم آئے گا وہ تشریف لائیں گے اور ہم معلوم کریں گے۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر proper homework کریں، جس سال SNE ملے اس سال اساتذہ regular بھرتی ہو کر آنے چاہئیں۔ اگر پبلک سروس کمیشن میں اتنی capacity نہیں ہے، اس کی capacity کو enhance کر لیں یا کوئی اور دوسرا via media بھی نکالیں۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اندر اس طرح ہوتا ہے، بار بار ایسے ہوا ہے کہ ڈاکٹر بھرتی کئے گئے ہیں اور اس کے بعد پبلک سروس کمیشن جو ہے وہ ان کی سلیکشن کے اندر ان کی capacity نہیں تھی، محترم وزیر اعلیٰ نے ایک آرڈر جاری کر کے جتنے بھی پنجاب کے اندر ڈاکٹر جو ہیں وہ MO's کام کر رہے تھے ان سب کو regular کر دیا۔ اس طرح کا کوئی via media نکالنا چاہیئے، ورنہ میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں گا کہ یہ جان بوجھ کر اسامیاں جو SNE میں create ہوتی ہیں وہ create کر لی جاتی ہیں اس پر بھرتی نہیں کی جاتی اور وہ جو رقم بچتی ہے وہ اپنی مرضی کے ساتھ re-appropriate کر کے کبھی میٹرو میں لگا دی، کبھی اورنج لائن ٹرین میں لگا دی اور میں اس بات کو بالکل اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے باقاعدہ ایک سیمینار جس میں، میں موجود تھا انہوں نے بتایا کہ اگر ایک سو روپیہ پنجاب گورنمنٹ کو ترقیات کی مد میں موصول ہوتا ہے تو اس میں سے 69

روپے صرف لاہور پر لگتے ہیں اور باقی 31 روپے پورے پنجاب کو جاتے ہیں اور اس کے اندر یہ ساری چکر بازیاں بھی ساتھ ساتھ چلتی ہیں تو یہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میں seriously کہہ رہا ہوں آپ اسے دیکھیں اور اس پر ہوم ورک کریں۔

جناب سپیکر: آپ لاہور سے بہت ناراض ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں لاہور سے ناراض نہیں ہوں بلکہ میں کہتا ہوں کہ بہاولپور بھی لاہور جیسا ہو جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: لاہور دل ہے۔ اگر آپ کا دل ٹھیک ہو تو سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے۔ مہربانی۔ شکریہ۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری! میرے خیال میں جب آپ کی SNE ہوتی ہے تو اس کے بعد اس پر immediate action بھی ہونا چاہئے۔ آپ کوئی طریق کار بنالیں، کوئی ایڈہاک کا بنالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایک تو ہر جگہ CTIs ایڈہاک بنیادوں پر رکھے جاتے ہیں اور انہیں تنخواہیں بھی محکمہ ہی دے رہا ہے اور اسی مد میں pay کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اب پبلک سروس کمیشن from start to end minimum six month کا ٹائم لے رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ مہربانی۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! میں on his behalf سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیسے کر سکتے ہیں؟ You can't. You are too government. اگر فتیانہ صاحب وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ان کا سوال take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of ہو گا۔ اگلا سوال میاں طارق محمود آف ڈنگہ کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9376 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز و گرلز ڈنگہ میں ٹیچر کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

*9376: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات بوائز و گرلز میں کتنے ٹیچر موجود ہیں کیا یہ درست ہے کہ طالب علموں کی تعداد کے لحاظ سے ٹیچر بہت کم ہیں اگر کم ہیں تو حکومت بوائز و گرلز ڈگری کالجز ڈنگہ میں SNE کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2016 میں وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈائریکٹو جاری ہوا تھا لیکن تاحال ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں کی دونوں کالجوں میں سائنس کی کلاسز پڑھانے کے لئے ٹیچنگ سٹاف میسر نہ ہے اس کو کب تک پورا کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج ڈنگہ میں اساتذہ کی 22 اسامیاں موجود ہیں یہ اسامیاں طلباء کی موجود تعداد کے لئے کافی ہیں تاہم ان اسامیوں پر پانچ ریگولر اساتذہ کام کر رہے ہیں اور اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کالج ٹیچر انٹرنز (CTI) کا تقرر بھی کالج ہذا میں کر دیا گیا ہے۔ مستقل بنیادوں پر مرد اساتذہ کی تقرری کا عمل بھی جاری ہے اور جیسے ہی یہ عمل مکمل ہوتا ہے بوائز کالج ڈنگہ میں ریگولر اساتذہ کی تقرری کر دی جائے گی۔ گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں اساتذہ کی اسامیوں کی تعداد 19 ہے۔ جن پر چھ ریگولر اساتذہ کام کر رہے ہیں تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے عارضی طور پر کالج میں CTIs کا تقرر کر دیا گیا ہے مستقل بنیادوں پر خواتین اساتذہ کی تقرری کا عمل بھی جاری ہے اور جیسے ہی یہ عمل مکمل ہوتا ہے گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں ریگولر اساتذہ کی تقرری کر دی جائے گی مزید برآں کالج ہذا میں اسامیوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بھی کیس انڈر پراسیس ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں اسامیوں کی تعداد طلباء کے تناسب سے مہیا کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی تھی۔ سمری کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سمری پر موصول ہونیوالی ہدایات کے مطابق SNE Posts کا

کیس فروری 2018 میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو جمع کروا دیا جائے گا۔ جبکہ بوائز کالج ڈنگہ میں اساتذہ کی اسامیوں کی تعداد موجود طلباء کے لئے کافی ہے۔

مزید برآں گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں بیالوجی، کیمسٹری اور فزکس کے ریگولر اساتذہ موجود ہیں جبکہ بوائز کالج ڈنگہ میں تعلیمی سال 2017-18 کے لئے عارضی بنیادوں پر سائنس کے اساتذہ کا تقرر کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (الف) میں کہا ہے کہ گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں اساتذہ کی اسامیوں کی تعداد 19 ہے جس پر 6 ریگولر اساتذہ کام کر رہے ہیں تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے عارضی طور پر کالج میں CTI کا تقرر کر دیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 19 اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ 19 اسامیاں لگاتار بہت عرصے سے خالی نہیں ہیں بلکہ یہاں پر کوئی ٹیچر آتا ہے کوئی ٹرانسفر کرا گیا کسی کا tenure پورا ہو گیا کسی کی ریٹائرمنٹ ہو گئی اس لئے different issues ہوتے ہیں اس لئے یہ سیٹیں خالی رہتی ہیں لیکن یہ سیٹیں ایک ہی ٹائم سے لگاتار خالی نہیں ہیں بلکہ different time period میں خالی ہوئی ہیں۔ اگر انہیں ان کا exact date and time چاہئے تو میں ان کو بتا دوں گی لیکن again وہی بات ہے کہ جو بھی خالی سیٹیں ہیں یہاں پر CTIs کو رکھا گیا ہے۔ ابھی ہماری جو نئی بھرتی ہوئی ہے اس میں بھی وومن کالج ڈنگہ میں ایک نئی لیکچرار تعینات کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ انہی کے figures ہیں کہ یہاں سٹوڈنٹس کی تعداد 1513 ہے لیکن ان سٹوڈنٹس کے لئے صرف چھ regular اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ کیا محکمہ کی یہی seriousness ہے کہ اس طرح یہ کالج تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: Is it correct کہ یہاں چھ اساتذہ کام کر رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ان کا جواب ہے، میں گھر سے تو نہیں لایا۔

جناب سپیکر: محترمہ پارلیمانی سیکرٹری! میاں صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہاں صرف چھ اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! وہاں پر چھ regular اساتذہ ہیں اور باقی CTIs ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بتا دیں کہ وہاں CTIs کتنے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹوٹل 22 اسامیاں ہیں جن میں چھ regular ہیں اور remaining CTIs ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے آگے جز (ب) میں یہ کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں اسامیوں کی تعداد طلباء کے تناسب سے مہیا کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا SNE کے لئے سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوائی جاتی ہے یا ڈیپارٹمنٹ direct بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج کر SNE approve کروا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: کوئی ہدایت آئی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ ڈائریکٹو تھا جس کے جواب میں سمری بھیجی گئی تھی۔

جناب سپیکر: انہوں نے ڈائریکٹو کا جواب دیا ہے اور ساتھ ان کو inform کیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! دونوں کالجوں کی صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں بوائز کالج کے بچے ہر روز سڑک پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور روڈ بلاک کر کے کہتے ہیں کہ ہمارے ٹیچرز نہیں ہیں۔ جواب کے آخر میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ تعلیمی سال 18-2017 کے لئے

عارضی بنیادوں پر سائنس کے اساتذہ کا تقرر کر دیا گیا ہے اور 2018 میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو جمع کروایا جائے گا۔ ابھی پتا ہی نہیں کہ یہ سیٹیں کتنے عرصے سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ پر بھی ذمہ داری آتی ہے کہ آپ پہلے اس کی نشاندہی کرتے۔

میاں طارق محمود: جی، کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: آپ پہلے اس کی نشاندہی کرتے۔ آپ نے پہلے اس کی نشاندہی کیوں نہیں کی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں ان سے بات کر رہا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ نے کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ آپ ذرا پہلے ان کو بتا دیتے تو بات بہتر رہتی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر: میرے خیال میں اسامیوں کے حوالے سے میرے سوال چوتھی پانچویں بار آرہے ہیں۔ میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہم کالج کے بچوں کے لئے کتنے sincere ہیں؟ یہ ڈیپارٹمنٹ کے لئے لمحہ فکریہ ہے لہٰذا فوری طور پر اس کی sanction SNE کرنی چاہئے۔ اس کالج میں 1500 بچیاں ہیں اور ان کی بتائی ہوئی تعداد 1513 ہے۔ بوائز کالج کی تعداد 824 ہے لیکن سیٹیں دیکھ لیں۔ ایک طرف تو 19 میں سے 6 اور دوسری طرف 22 اسامیوں میں سے 15 vacant ہیں۔ یہ انتہائی ضروری اور اہمیت والا سوال ہے لہٰذا محترمہ بتائیں کہ کب تک اس کی SNE منظور کرائیں گے؟

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ محترمہ بتاتی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بھی اس معاملے کو raise کیا ہے اور میاں طارق محمود نے بھی کیا ہے۔ یہ بہت serious معاملہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس سوال کو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی کو refer کریں چونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے لہٰذا اسے thrash out کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، چلیں ٹھیک ہے دیکھتے ہیں لیکن پہلے ادھر سے جواب لے لیں۔ جی، محترمہ!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! چنیوٹ کے معاملے کو بھی اس کمیٹی میں ڈال دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں ابھی کمیٹی کی بات کسی نے نہیں کی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنا دیں چونکہ یہاں پر ایسے ہی سوالات آتے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ میرے بھی دو سوال تھے جن کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس بارے میں بھی سوچتے ہیں لیکن آپ تشریف رکھیں۔ ذرا ان کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کو بتانا چاہتی ہوں کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک طریق کار ہے جس کے ذریعے وہ ریکروٹمنٹ کرتے ہیں، پبلک سروس کمیشن کو requisition جاتی ہے جس پر ان کا اپنا طریق کار ہے وہ امتحان لیتے ہیں جو pass out ہوتے ہیں ان کی لسٹ ہمیں بھیج دیتے ہیں اور ٹیچرز کی priority پوچھ کر ان کو تعینات کر دیا جاتا ہے۔ ان کے کیس میں انہوں نے وزیر اعلیٰ کے آفس سے ڈائریکٹو لیا جس پر ڈیپارٹمنٹ نے 19 ٹیچنگ اور 16 نان ٹیچنگ پوسٹوں کی سمری move کی جس پر فنانس ڈیپارٹمنٹ نے objection لگا دیا اور چیف سیکرٹری کے آفس سے یہی ہدایات آئی ہیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے objection اور observation کو contain رکھا جائے۔ اس کے بعد اب ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فروری میں جو SNEs کی request for the annual year جاتی ہے اس میں ان کی request کو ڈالا جائے گا۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 9376 سے متعلقہ جو ڈاکٹر سید وسیم اختر نے indicate کیا تھا، میاں طاہر نے بھی کیا اسے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی ایک ماہ میں رپورٹ پیش کرے گی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! چنیوٹ کے معاملے کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا معاملہ بھی اسی میں ہے۔ جہاں کہیں رکاوٹ ہے اس سب کا ذکر کریں گے اور بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! آپ ہدایت کر دیں کہ اس میں جو جو ممبران ہیں ان کو بھی کمیٹی میں بلا لیں۔

جناب سپیکر: جن کا اس سے متعلقہ معاملہ ہے وہ سیکرٹری اسمبلی کو لکھوا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! یہ specially صرف اس سوال کے لئے نہیں ہونا چاہئے بلکہ یہاں پر جو تمام ممبران کھڑے ہوئے ہیں ان کو بھی کمیٹی میں بلایا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے ان سے کہہ دیا ہے وہ سب کا دیکھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (میاں طاہر): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9383 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں بوائز و گرلز کالج کے نام اور طالب علموں سے متعلقہ تفصیلات

*9383: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں بوائز و گرلز کالجز کے نام اور ان میں طالب علموں کی تعداد اور ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(ب) ان کالجوں میں منظور شدہ ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) کس کس کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) کس کس کالج میں سائنس کلاسز کے ٹیچنگ سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے کلاسز میں داخلہ نہیں ہو رہا یا کلاسز نہیں پڑھائی جا رہی ہیں کیا حکومت خالی اسامیوں پر جلد از جلد بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف، ب، ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع گجرات کے تمام گورنمنٹ کالجز میں سائنس کی کلاسز باقاعدگی سے ہو رہی ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ کالجز میں سائنس سٹاف کی کمی ہے جس کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب

نے تمام کالجز میں عارضی طور پر CTIs بھرتی کرنے کی اجازت دی ہے جس سے سٹاف کی کمی پوری ہو گئی ہے۔ حال ہی میں پبلک سروس کمیشن کے منعقد کردہ امتحانات میں کامیاب امیدواران کے ذریعے کالجز میں مستقبل بنیادوں پر اساتذہ کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سوال بھی بالکل same ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا پہلا سوال کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے پھر اس سوال کو dispose of کر دیتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری تھوڑی سی گزارش سن لیں۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ ان کالجوں میں منظور شدہ ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں۔ کس کس کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کے مطابق خالی ہیں؟ اس لئے اس سوال کی اپنی اہمیت ہے۔ انہوں نے جو مجھے تفصیل دی ہے اس میں نمبر 6 پر گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ہے۔ اس میں طلباء کی تعداد 824، یہاں پر اساتذہ کی 15 اسامیاں خالی ہیں اور منظور شُدہ اسامیاں 17 ہیں۔ آگے گورنمنٹ گرلز کالج برائے خواتین ڈنگہ ہے۔ اس میں طالب علموں کی تعداد 1513، یہاں پر خالی اسامیاں 11 جبکہ منظور شُدہ اسامیاں 16 ہیں۔ یہ صورتحال ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس سوال کو بھی کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ اگر محترمہ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس کوئی معقول جواب ہے تو دے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس سوال کو بھی مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی ایک ماہ میں اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال نمبر 9419 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9437 جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔ جی، حاجی صاحب!

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9452 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں یونیورسٹی اور کالجز کے رقبہ اور طالب علموں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9452: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں سرکاری کالجز کتنے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) گجرات شہر میں سرکاری کالجز اور یونیورسٹی کے نام اور یہ کہاں کہاں کتنے کتنے رقبہ پر قائم ہیں؟

(ج) گجرات شہر میں سرکاری کالجز اور یونیورسٹی میں طالب علموں کی تعداد اور کلاس رومز کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان میں کون کون سے اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی ضرورت ہے اور حکومت کی طرف سے ان میں کب تک ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف مہیا کر دیا جائے؟

(ہ) ان کالجز اور یونیورسٹی میں کون سی missing facilities ہیں اور کب تک یہ فراہم کر دی جائیں گی؟

(و) اس شہر میں پرائیویٹ کالجز اور یونیورسٹی کے نام بتائیں اور ان کی حیثیت کیسی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع گجرات میں سرکاری کالجز کی تعداد 22 ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات
2. گورنمنٹ عبدالحق اسلامیہ کالج اسلام گڑھ روڈ جلال پور جٹاں
3. گورنمنٹ انٹر کالج ڈھینڈہ روڈ کڑیانوالہ
4. گورنمنٹ ڈگری کالج جی۔ٹی روڈ کھاریاں
5. گورنمنٹ ڈگری کالج منڈی بہاؤالدین روڈ سرائے عالمگیر
6. گورنمنٹ ڈگری کالج منگوال روڈ ڈنگہ
7. گورنمنٹ ڈگری کالج لالہ موسیٰ کوٹلہ قاسم علی خان
8. گورنمنٹ ڈگری کالج منگوال منڈی بہاؤالدین روڈ
9. گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹلہ عرب علی خان سدوال روڈ

10. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات جلالپور جٹاں روڈ بولے
11. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس کھاریاں جی ٹی روڈ
12. گورنمنٹ ابن امیر کالج برائے خواتین جلالپور جٹاں شہباز پور روڈ
13. گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ کالج برائے خواتین لالہ موسیٰ کیمپنگ گراونڈ
14. گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوٹلہ عرب علی خان سدوال روڈ
15. گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھاگووال کلاں ٹانڈہ روڈ
16. گورنمنٹ نواب ممتاز کالج برائے خواتین دولت نگر بھمبر روڈ
17. گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ منڈی بہاؤالدین روڈ
18. گورنمنٹ کالج برائے خواتین جی ٹی روڈ کھاریاں
19. گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرائے عالمگیر نزد پرانی ریلوے لائن
20. گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلیانہ جلالپور جٹاں روڈ
21. گورنمنٹ کالج برائے خواتین کنجاہ منڈی بہاؤالدین روڈ
22. گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ

(ب)

نمبر شمار	کالج کا نام	رقبہ
1	گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات	رقبہ 74 ایکڑ 5 کنال
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات:	رقبہ 68 کنال 18 مرلے
3	گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات	13 کنال (تاہم TEVTA کا ادارہ بھی اسی جگہ پر کام کر رہا ہے)
4	حافظ حیات کیمپس، جلال پور جٹاں روڈ، مین کیمپس یونیورسٹی آف گجرات	983 کنال 14 مرلے حافظ حیات کیمپس 721 کنال 3 مرلے، نواز شریف میڈیکل کالج (ٹوٹل رقبہ: 1704 کنال 17 مرلے)
5	فوارہ چوک کیمپس، گجرات	13 کنال 13 مرلے

6	جی ٹی روڈ کیمپس، گجرات	67 کنال 5 مرلے
7	مرغزار کالونی کیمپس، بھمبر روڈ، گجرات	94 کنال 5 مرلے
8	ریلوے روڈ کیمپس، گجرات	9 کنال 15 مرلے

(ج)

نمبر شمار	کالج کا نام	طلباء کی تعداد	کلاس رومز کی تعداد
1	گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات	6002	44
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات:	903	14
3	گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات	241	3
4	حافظ حیات کیمپس، جلالپور جٹاں روڈ، مین کیمپس یونیورسٹی آف گجرات	16201	176
5	فوارہ چوک کیمپس، گجرات		32
6	جی ٹی روڈ کیمپس، گجرات		35
7	مرغزار کالونی کیمپس، بھمبر روڈ، گجرات		23
8	ریلوے روڈ کیمپس، گجرات		14

(د)

1. گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات میں بی ایس۔17 کی 10، بی ایس۔18 کی 4، بی ایس۔19 کی 5 اور بی ایس۔20 کی 2 سیٹیں خالی ہیں جبکہ نان ٹیچنگ سٹاف کی 23 اسامیاں خالی ہیں۔
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات: ادارہ ہذا میں دو عدد اسسٹنٹ پروفیسر انگلش ٹیچر اور دو عدد اسسٹنٹ پروفیسر کامرس۔ایک عدد ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن، اور لائبریرین کے علاوہ سٹینو گرافر سینئر کلرک، جونیئر کلرکس، سٹور کیپر، نائب قاصد، چوکیدار، مالی، سویپر اور لائبریری اٹنڈنٹ کی اشد ضرورت ہے۔
3. گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ میں ٹیچنگ سٹاف :انسٹرکٹر کامرس:6، انسٹرکٹر انگلش:1، انسٹرکٹر اردو 1 نان ٹیچنگ سٹاف: ہیڈ کلرک 1، سینئر کلرک 1، جونیئر کلرک 2،
نائب قاصد 2، چوکیدار 4، مالی 1، خاکروب 1 کی ضرورت ہے۔

حکومت پنجاب بہت جلد خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ہ)

نمبر شمار	کالج کا نام	میسنگ فیسلٹیز
1	گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات	مذکورہ کالج کا ایک منصوبہ جس کی مالیت 120.00 ملین ہے منظور ہو چکا ہے اور موجودہ مالی سال میں 5.000 ملین روپے فراہم کئے جائیں گے اور اس منصوبہ کی تکمیل کے ساتھ میسنگ فیسلٹیز فراہم کر دی جائیں گی۔
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات:	1۔الیکٹرک جنریٹر، 2۔ طلباء چیئرز، 3۔ واٹر کولر، 4۔ کمپیوٹرز
3	گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین گجرات جلالپور جٹاں روڈ گجرات	1۔ کلاس رومز 6 عدد، 2۔ جنریٹر 3۔ واٹر فلٹریشن پلانٹ، 4۔ فرنیچر، 5۔ کمپیوٹر لیب مکمل، 6۔ الیکٹرک واٹر کولر، 7۔ فوٹو کاپی مشین

مندرجہ بالا دو کالجز کے حوالے سے یہ وضاحت ضروری ہے کہ ان missing facilities کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور نئے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں تمام ضروری قواعد وضوابط کے بعد شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاہم کامرس کالج برائے خواتین کے لئے TEVTA سے زمین حاصل کرنے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے ایک سمری بھجوائی گی تھی لیکن TEVTA نے عدم اتفاق کی بنیاد پر سمری واپس بھجوا دی ہے جسے جلد دوبارہ منظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

جہاں تک یونیورسٹی آف گجرات کا تعلق ہے اس یونیورسٹی کی مکمل عمارات حکومت پنجاب محکمہ اعلیٰ تعلیم نے تعمیر کی ہے جس کی مالیت 3458.358 ملین روپے تھی تاہم اس یونیورسٹی کے دو ترقیاتی منصوبہ جات موجودہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ یونیورسٹی کی اندرونی سڑکوں کی تعمیر مالیت 69.835 ملین روپے

2۔ یونیورسٹی کے لئے اضافی زمین کی خریداری مالیت 88.594 ملین روپے

(و) شہر گجرات کے درج ذیل پرائیویٹ کالجز ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے الحاق شدہ ہیں:

1۔ اجمیری کالج آف کامرس جناح روڈ گجرات
2۔ اجمیری گرلز کالج جناح روڈ گجرات
3۔ اجمیری کالج جناح روڈ گجرات
4۔ الفلاح کالجز آف کامرس فار بوائز بھمبر روڈ گجرات
5۔ الفلاح کالجز آف کامرس فار گرلز بھمبر روڈ گجرات
6۔ الفلاح کالج آف ایجوکیشن بھمبر روڈ گجرات

7۔ بیکن ہل کالج جی ٹی روڈ نزد فروٹ منڈی گجرات
8۔ چناب پوسٹ گریجویٹ کالج جلالپور روڈ گجرات
9۔ چناب کالج برائے خواتین غریب پورہ روڈ گجرات
10۔ چناب کالج آف کامرس جلالپور جٹاں روڈ گجرات
11۔ چناب کالجز آف انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی جلالپور جٹاں روڈ گجرات
12۔ چناب لاکالج جلالپور روڈ گجرات
13۔ کنکورڈیا کالج برائے خواتین بھمبر روڈ گجرات
14۔ کنکورڈیا کالج فار بوائز بھمبر روڈ گجرات
15۔ فاطمہ جناح کالج برائے خواتین مرغزار کالونی گجرات
16۔ گجرات کالجز آف کامرس فار بوائز بھمبر روڈ گجرات
17۔ گجرات کالج آف کامرس اینڈ آئی ٹی برائے خواتین بھمبر روڈ گجرات
18۔ گجرات لاء کالج جلالپور جٹاں روڈ گجرات
19۔ گجرات کالجز آف سائنس اینڈ لیگل سٹڈیز جلالپور جٹاں روڈ گجرات
20۔ آئی ایل ایم کالج آف کامرس فار بوائز سمال انڈسٹریز گجرات
21۔ آئی ایل ایم کالجز آف کامرس فار بوائز سمال انڈسٹریز گجرات
22۔ آئی ایل ایم کالج آف کامرس فار گرلز سمال انڈسٹریز گجرات
23۔ جناح کالج آف کامرس کچہری روڈ گجرات
24۔ جناح کالج آف کامرس اینڈ آئی ٹی برائے خواتین گجرات
25۔ جناح کالج آف ایجوکیشن غریب پورہ گجرات
26۔ جناح پبلک انٹر کالج (بوائز) حافظ حیات کیمپس گجرات
27۔ جناح پبلک انٹر کالج فار گرلز حافظ حیات کیمپس گجرات
28۔ پاکستان محمد علی لاء کالج علینہ سنٹر بھمبر روڈ گجرات
29۔ پنجاب کالج فار بوائز جی ٹی روڈ گجرات
30۔ پنجاب کالج فار گرلز رحمان شہید روڈ گجرات
31۔ پنجاب کالج آف کامرس پوسٹ گریجویٹ بلاک جی ٹی روڈ گجرات
32۔ سپیریئر کالج فار بوائز رحمان شہید جیل چوک گجرات
33۔ سپیریئر کالج برائے خواتین جی ٹی روڈ گجرات
34۔ سپیریئر کالج آف کامرس رحمان شہید جیل چوک گجرات

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! جز (د) میں جواب دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ زمیندار پوسٹ گریجویٹ کالج بھمبر روڈ گجرات میں بی ایس۔17 کی 10، بی ایس۔18 کی 4، بی ایس۔19 کی 5 اور اسی طرح بی ایس۔20 کی 2 سیٹیں خالی ہیں۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ اس کالج میں total sanctioned seats کتنی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس sanctioned seats کی تفصیل نہیں ہے لیکن میں اجلاس کے بعد یہ تفصیل انہیں مہیا کر دوں گی۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ نان ٹیچنگ سٹاف کی 23 اسامیاں خالی ہیں۔ اس کالج میں طلباء کی تعداد 6 ہزار ہے، گجرات کا یہ سب سے بڑا کالج ہے اور ایک طویل عرصہ سے یہ اسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں لیکن آج تک اس کالج کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ میری گزارش ہے کہ اس سوال کو بھی مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کیا جائے تاکہ وہاں پر ساری چھان بین ہو سکے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ اس کالج کی خالی اسامیاں کب تک fill کر لی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ابھی جو نئی بھرتیاں ہوئی ہیں اس میں گجرات کے لئے اور اس کالج کے لئے بھی نئے لیکچرار تعینات ہوئے ہیں۔ میں معزز رکن کو exact number بعد میں بتا دوں گی۔ میرے خیال میں اس کالج میں ایک نئے لیکچرار کی تعیناتی ہوئی ہے۔ دوسرا خالی اسامیوں کو CTIs کے ذریعے fill کر لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے طلباء کی تعلیم کا حرج نہیں ہوتا۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی درخواست کی ہے کہ اس کالج میں طلباء کی تعداد 6 ہزار ہے اور وہاں پر اساتذہ کی 21 اسامیاں خالی ہیں اس سے آپ خود اندازہ لگا لیں کہ وہاں پر طلباء کی تعلیم کا حرج ہو رہا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں پر مزید نئے لیکچرار جلد ہی تعینات کر دیئے جائیں گے۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی اپنے جواب میں بتایا ہے کہ اس کالج میں ایک نیا لیکچرار تعینات کیا جا رہا ہے تو ایک نئے لیکچرار کی تعیناتی سے یہ مسئلہ کیسے حل ہو گا؟

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں وہ اس کالج میں مزید لیکچرار بھی تعینات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ابھی گریڈ۔18 کے کچھ subjects کی نئی بھرتیاں ہوئی ہیں اور ان کی فہرستیں آ رہی ہیں انشاءاللہ ان کو مزید لیکچرار بھی مہیا کئے جائیں گے۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گجرات کی بھی یہی صورتحال ہے کہ وہاں پر بھی کافی زیادہ اسامیاں خالی ہیں۔ میں آپ سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ اس سوال کو مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگر سارے سوالات کمیٹی کے سپرد کر دینے ہیں تو پھر آپ اور میں نے یہاں پر بیٹھ کر کیا کرنا ہے؟

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! آپ خود حالات دیکھ لیں کہ کتنے عرصہ سے یہ اسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسی کالج کی missing facilities کا بتایا ہے۔ میں نے پہلے ایک سوال کیا تھا اور وہ سوال کمیٹی کے سپرد ہوا تھا۔ حکومت نے اس کالج کے لئے 120 ملین روپے مختص کئے تھے جبکہ اس میں سے ابھی تک صرف 5 ملین روپے release ہوئے ہیں۔ اس کالج میں طلباء کی تعداد 6 ہزار ہے جبکہ یہاں پر کل 44 کمرے ہیں۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ ایک کمرے میں کتنے طلباء بیٹھ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان کے کالج کے لئے مزید فنڈز release کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کالج کے لئے 120 ملین روپے allocate ہو گئے ہیں جس میں سے 5 ملین روپے کالج کو release بھی ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے کہیں کہ ذرا اس کو expedite کروائیں تاکہ اس کالج کو مزید فنڈز release ہو سکیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بہتر ہے میں اس کو expedite کرواتی ہوں۔ اس کالج کے لئے 5 ملین روپے release ہو چکے ہیں اور اس پر کام بھی شروع ہو گیا ہے اور اگلے مالی سال میں بقایا رقم بھی جاری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: معزز ممبر نے پوچھا ہے کہ ایک کمرے میں کتنے طلباء بیٹھ سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایک کمرے میں عام طور پر 50 طلباء بیٹھتے ہیں۔ It is depending upon the size of the room. اس کالج کے لئے نیا Academic Block بھی بن رہا ہے۔ اس کالج کے لئے جو 120 ملین روپے کی رقم allocate ہوئی ہے اور اس میں نیا Academic Block بھی شامل ہے۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! محترمہ نے کہا ہے کہ اس کالج میں کام شروع ہو گیا ہے جبکہ میری اطلاع کے مطابق ابھی تک وہاں پر کام شروع نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کام شروع ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے ٹینڈر دے دیا گیا ہو گا۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! مجھے محترمہ پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ کالج کا کام کب تک شروع ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کا process شروع ہو گیا ہے اور جو 5 ملین روپے release ہوئے ہیں اس کے against جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! جلد از جلد اس کالج کا کام شروع کروائیں اور اس کالج کو مزید فنڈز بھی دیئے جائیں۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ 120 ملین روپے اس کالج کے لئے اسی سال فنڈز release کروائے جائیں۔

جناب سپیکر: میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو کہہ دیا ہے اور وہ انشاءاللہ تعالیٰ آپ کے کالج کے لئے مزید فنڈز بھی release کروائیں گی اور جو فنڈز release ہو چکے ہیں ان کے against کام جلد شروع ہو جائے گا۔ Don't worry.

حاجی عمران ظفر: جی، بہتر ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9518 محترمہ زیب النساء اعوان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 9531 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

E-CAT اور M-CAT کی اکیڈمیز کی رجسٹریشن اور فیس سے متعلقہ تفصیلات

*9531: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ E-CAT اور M-CAT کے انٹری ٹیسٹ کی تیاری کے لئے صوبہ میں مختلف پرائیویٹ اکیڈمیز کام کر رہی ہیں جو طلباء و طالبات سے بھاری معاوضہ لیتی ہیں؟

(ب) کیا ایسی تمام اکیڈمیز کی رجسٹریشن کا کوئی طریق کار موجود ہے تو رجسٹریشن کی کیا بنیادی شرائط ہیں؟

(ج) اگر درج بالا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت ان اکیڈمیز کو کنٹرول کرنے کے لئے قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ہاں! یہ بات درست ہے۔

(ب) ایسی اکیڈمیز کی رجسٹریشن کا کوئی طریق کار موجود نہیں ہے۔ البتہ صوبہ میں پرائیویٹ کالجز کی رجسٹریشن: پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز آرڈیننس 1984 کے تحت کی جاتی ہیں

۔

(ج) طالب علم اپنی خواہش کے مطابق اکیڈمیز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ البتہ یہ تجویز زیر غور ہے کہ انٹر کے امتحانات ختم ہوتے ہی فوری طور پر انٹری ٹیسٹ کا انعقاد کر دیا جائے تاکہ طالب علموں کا اکیڈمیز جانے کا رجحان اس مقصد کے لئے ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ:

"ہاں! یہ درست ہے کہ اس طرح کی پرائیویٹ اکیڈمیز موجود ہیں۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان اکیڈمیز کی رجسٹریشن کے لئے کوئی طریق کار کیوں موجود نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ M-CAT اور E-CAT کی تیاری کے لئے پرائیویٹ اکیڈمیز کی رجسٹریشن کے لئے محکمہ کے پاس کوئی طریق کار موجود نہیں ہے لیکن یہی issue پنجاب اسمبلی کی سپیشل کمیٹی نمبر 9 کے پاس ہے۔ معزز ممبران کمیٹی M-CAT اور E-CAT کی تیاری کروانے والی پرائیویٹ اکیڈمیز کے بارے میں deliberations کر رہے ہیں اور اس کمیٹی کی ایک preliminary report بھی آپ کے پاس آچکی ہے۔ ابھی اس پر مزید کام ہو رہا ہے کہ ان پرائیویٹ اکیڈمیز کو کس قانون کے تحت لانا ہے؟ یہ سب کچھ ابھی under discussion ہے۔ جب یہ کمیٹی کوئی final decision کرلے گی تو پھر اس معزز ایوان کو بھی بتا دیا جائے گا۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ:

"طالب علم اپنی خواہش کے مطابق اکیڈمیز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ البتہ یہ تجویز زیر غور ہے کہ انٹر کے امتحانات ختم ہوتے ہیں فوری طور پر انٹری ٹیسٹ کا انعقاد کر دیا جائے تاکہ طالب علموں کا اکیڈمیز جانے کا رجحان اس مقصد کے لئے ختم ہو جائے۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس تجویز پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا یا کب تک عملدرآمد کا امکان ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ معاملہ already سپیشل کمیٹی نمبر 9 کے پاس under discussion ہے۔ اس کی preliminary report اسمبلی میں آچکی ہے۔ اس میں ایک تجویز یہ دی گئی ہے کہ میڈیکل کالجز میں داخلے کے لئے میٹرک کے 20 فیصد، ایف ایس سی کے 70 فیصد اور انٹری ٹیسٹ کے صرف 10 فیصد مارکس account کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ ایف ایس سی کے فوراً بعد انٹری ٹیسٹ لے لیا جائے تا کہ اکیڈمیز کی اہمیت کو کم کیا جا سکے۔ یہ معاملہ ابھی کمیٹی کے پاس under discussion ہے جیسے ہی کمیٹی اس کو final کرتی ہے تو پھر ایوان definitely اس پر عملدرآمد کروا دے گا۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اسی سال اس پر عملدرآمد ہو جائے گا یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ۔ اچھی امید رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 9543 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9547 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں طلباء کی تعداد اور کلاس رومز سے متعلقہ تفصیلات

*9547: میاں محمد رفیق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری کالجز میں بی ایس پروگرام شروع کیا ہے اور اس پروگرام کے اجراء سے کالجز میں طلبا کی تعداد بڑھ گئی ہے؟

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس وقت طلباء کی کل تعداد کتنی ہے کلاس وار تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) مذکورہ بالا کالج میں کتنے کلاس رومز ہیں کیا یہ طلباء اور کلاسز کی تعداد تعلیمی یارڈ سٹک کے مطابق کافی ہیں اگر نہیں تو کیا محکمہ ادارے کی اس بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی ہاں! بی ایس پروگرام کے اجراء سے طلباء کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

(ب)

سال اول:	1052
سال دوم:	705
سال سوم:	113
سال چہارم:	111
ایم اے پارٹ ون:	70
ایم اے پارٹ سیکنڈ:	58
بی ایس پروگرام:	501
کل:	2610

(ج) کالج ہذا میں اس وقت 41 کلاس رومز ہیں۔ کلاس رومز کی یہ تعداد طلباء کی تعداد کے مقابلے میں کافی نہیں ہیں لہٰذا مزید 30 کلاس رومز کی ڈیمانڈ حال ہی میں محکمہ کو بھجوا دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں طلباء کی کل تعداد 2610 بتائی گئی ہے۔ اسی طرح کلاس رومز کی تعداد 41 بتائی گئی ہے۔ کیا 2610 طالب علموں کے لئے 41 کلاس رومز کافی ہیں؟ یہ پرائمری سکول کے بچے تو ہیں نہیں کہ باہر لان میں بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر! مزید پوچھنے پر بتایا گیا ہے کہ 30 class rooms کی demand حال ہی میں بھجوا دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو demand حال ہی میں بھجوائی گئی ہے وہ کس تاریخ کو بھجوائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گی کہ 2610 طلباء کی تعداد میں سے بڑا portion BS 4 years programme کا ہے جن کی تعداد 501 ہے اور یہ BS 4 years programme اس کالج میں اسی سال شروع ہوا ہے۔ ان کی demand بالکل justified ہے کیونکہ وہاں پر class rooms کی اور requirement ہے۔ ہمارے پاس

اس وقت جتنے بھی کالجز ہیں ان کے حوالے سے ایک detailed plan بن رہا ہے کیونکہ BS 4 years block کو پورا academic block چاہئے جس میں اُن کی class rooms labs and بھی شامل ہیں جس کے لئے محکمہ کام کر رہا ہے اور ایک block کے لئے کم از کم 12 کروڑ روپیہ چاہئے۔ پورے پنجاب کے جن کالجز میں BS 4 years شروع کیا گیا ہے وہاں پر یہ blocks year-wise دینے کا plan ہے اور اس کے لئے ان کے کالج کی بھی details منگوالی گئی ہیں جو گزشتہ مہینے محکمہ کے پاس آئی ہیں اُن پر ابھی ہم deliberations کر رہے ہیں لیکن اس کو اگلے مالی سال میں شامل کیا جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب مجھے نہیں ملا۔ یہ تحریری جواب آیا ہے اس کو آپ بھی پڑھ لیجئے کہ جز (ج) میں یہ بتایا گیا ہے کہ کالج ہذا میں اس وقت 41 class rooms ہیں، class rooms کی تعداد طلباء کی تعداد کے مقابلے میں کافی نہیں ہے لہٰذا مزید 30 class rooms کی demand حال ہی میں محکمہ کو بھجوادی گئی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ محکمہ کو یہ demand کس تاریخ کو بھجوائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو exact date بتادوں گی لیکن گزشتہ مہینے وہاں کے ڈائریکٹر کالجز نے محکمہ کو ان کی demand بھجوادی ہے اور ہم ان کی اس demand کو انشاءاللہ ADP میں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کی demand کو ADP میں شامل کر رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ADP میں شامل کرنے والی بات اور ہے۔ اس سوال کے جواب میں "حال ہی میں demand بھجوانے" کا جو جھوٹ بولا گیا ہے اُس کے بارے میں بتادیں؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ ایوان میں جھوٹ نہیں بولا جاسکتا You should be very careful. محترمہ! آپ اس کو ADP میں شامل کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم اس کو ADP میں بھی شامل کرتے ہیں اور اس کالج میں BS 4 years programme شروع ہی اس سال سے ہوا ہے تو اب ان کی request آئی ہے تو ہم اس کو ADP میں consider کر لیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ پروگرام جب بھی شروع ہوا۔ میرا ضمنی سوال تو اس جواب کے حوالے سے ہے کہ حال ہی میں demand بھجوادی گئی ہے تو اسی بات پر مجھے مطمئن کر دیں کہ demand بھجوادی گئی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا کہتے ہیں کہ وہ غلط بات کر رہے ہیں؟ نہیں نہیں، ایسی بات نہیں ہے کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ بات میں نہیں مانتا بلکہ انہوں نے تو یہ کہہ کر فراخدلی کا ثبوت دیا ہے کہ وہ اس demand کو ADP میں شامل کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، آپ کی بہت مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9548 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات کالجز میں بی ایس پروگرام اور کلاسز سے متعلقہ تفصیلات

*9548: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے حکومت نے گورنمنٹ کالجز میں بی ایس پروگرام شروع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر کالجز میں بی ایس پروگرام کی صبح و شام کی کلاسز شروع کی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو کالجز میں صبح کی کلاس کتنے بجے اور شام کی کلاس کتنے بجے شروع کی جاتی ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کس کس کالج میں بی ایس پروگرام کی کس کس سبجیکٹ کی صبح / شام کی کلاسز ہو رہی ہیں اور شام کی کلاسز میں کون کون سے اساتذہ پڑھا رہے ہیں ان کی تعلیم اور تجربہ کتنا ہے ان کا تعلق کس ادارے اور شعبہ سے ہے اور ان کو کتنا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے تفصیلات پیش کی جائیں؟

(د) ہائر ایجوکیشن کمیشن کی پالیسی اور یارڈ سٹک کے مطابق ماسٹر کلاسز کو پڑھانے کے لئے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت کیا ہونی چاہئے یا انہیں کس ڈگری کا حامل ہونا چاہئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی ہاں!

(ب) صبح کی کلاسز 9 بجے تا 12 بجے تک جبکہ شام کی کلاسز 1 بجے تا 4 تک ہوتی ہیں۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مندرجہ ذیل کالجز میں بی ایس پروگرام شروع کیا گیا ہے۔

1. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ فزکس، کیمسٹری، ریاضی۔
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ۔ انگریزی، ریاضی، اکنامکس، زوآلوجی، فزکس، کمپیوٹر سائنس۔
3. گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ۔ فزکس، اکنامکس، انگریزی۔
4. گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ انگریزی، کیمسٹری۔
5. گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرہ۔ کیمسٹری۔

شام کی کلاسز صرف گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہو رہی ہیں ان اساتذہ کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز ان کو جو معاوضہ دیا جاتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر	1100/- per credit hour روپے
اسسٹنٹ پروفیسر، لیکچرار	800/- per credit hour روپے

(د) ہائر ایجوکیشن کمیشن کی پالیسی اور یارڈ سٹک کے مطابق ماسٹر کلاسز کو پڑھانے کے لئے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت ایم فل اور پی ایچ ڈی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جز (ج) میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کمالیہ، گوجرہ وغیرہ میں شام کی کلاسز کا بتایا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شام کی کلاسز میں کل کتنے طلباء ہیں اور کتنے اساتذہ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! طلباء اور اساتذہ کی تعداد کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اور ان کے پاس بھی جواب میں موجود ہے۔ میں یہاں پر بتا بھی دیتی ہوں کہ BS 4 years میں per class 50 students لئے جاتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تفصیل میرے پاس جواب میں موجود نہیں ہے وہ تفصیل میز پر رکھ دی گئی ہو گی تو میں وہ منگوا کر دیکھ لیتا ہوں لیکن یہ تفصیل جواب میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے وہ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے وہ آپ دیکھ لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا ہے کہ Post Graduate Classes کو پڑھانے کے لئے teacher کی کیا qualification ہونی چاہئے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ M. Phil تو بات یہ ہے کہ یہ تو اُتنی ہی qualification ہے کیونکہ M. Phil and Post Graduation ایک جیسی qualification ہے۔ آج کل تو لازم ہو جانا چاہئے کہ ان کلاسز کو پڑھانے کے لئے qualification Ph. D والے اساتذہ ہونے چاہئیں۔ دنیا کے کسی ملک اور کسی قوم نے technology education and کے بغیر ترقی نہیں کی ہے---

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ تو universal truth ہے۔ آپ اس سوال کے بارے میں بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے جتنے بھی ضمنی سوال کئے ہیں محترمہ پارلیمانی سیکرٹری نے اِدھر اُدھر کر کے اُن کے جوابات ٹال دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ صحیح جواب دینے کی کوشش کرتی ہیں آپ ایسی بات نہ کریں۔ آپ اگر کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو وہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مزید میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ نے کوئی سوال نہیں کرنا تو Question Hour is over now.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں سرکاری و غیر سرکاری یونیورسٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*9044: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنی سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیز قائم ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

(ب) یہ یونیورسٹیز کب، کس قاعدہ اور قانون کے تحت قائم ہوئی تھیں؟

(ج) ان میں سے کتنی باقاعدہ حکومت سے منظور شدہ اور کتنی غیر قانونی کام کر رہی ہیں، غیر قانونی قائم یونیورسٹیز کے نام بتائے جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) لاہور میں قائم سرکاری اور پرائیویٹ جامعات کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1. University of the Punjab, Lahore.
2. University of Engineering & Technology, Lahore.
3. Government College University, Lahore.
4. University of Education, Lahore.
5. Lahore College for Women University, Lahore.
6. Information Technology University of the Punjab, Lahore.
7. The University of Home Economics, Lahore.

8. Lahore School of Economics, Lahore.
9. University of Central Punjab, Lahore.
10. University of Lahore.
11. The Hajvery University, Lahore.
12. University of Management & Technology, Lahore.
13. Forman Christian College, Lahore.
14. University of South Asia, Lahore.
15. Beacon house National University, Lahore.
16. Minhaj University, Lahore.
17. Qarshi University Mured Kay .
18. Lahore Leads University, Lahore.
19. Lahore Garrison University.
20. NUR International University.
21. Institute of Management and Sciences, Lahore (Pak Aims.)
22. National College of Business Administration & Economics, Lahore.
23. Imperial College, Lahore.
24. Superior College, Lahore.
25. Ali Institute of Education, Lahore.
26. Global Institute, Lahore
27. Virtual University of Pakistan.(Federally Chartered Public University)
28. FAST, University.(Federally Chartered Private University)
29. LUMS, Lahore.(Federally Chartered Private University)
30. COMSATS Institute of Information Technology.(Federally Chartered Public University)
31. King Edward Medical University, Lahore.
32. Fatima Jinnah Medical University, Lahore.
33. University of Health Sciences, Lahore.
34. University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore.

(ب) کیبنٹ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق یہ جامعات پنجاب اسمبلی سے قوانین کی منظوری کے بعد قائم کی گئی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جز(الف) میں درج شدہ تمام یونیورسٹیز قانونی ضابطہ کار کے مطابق قائم ہوئی ہیں۔ تاہم کچھ یونیورسٹیز میں مبینہ طور چند ایسے پروگرام چل رہے ہیں جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ قواعد وضوابط اور مجاز اتھارٹی کی اجازت کے بغیر چل رہے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن ایسے مبینہ پروگرامز کی جانچ پڑتال کر رہی ہے۔ تاکہ ان کو قانونی ضابطہ کار کے تحت لایا جائے یا بند کیا جائے۔

لاہور میں یونیورسٹیز میں لیپ ٹاپ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*9158: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنی یونیورسٹیز ہیں جن میں سٹوڈنٹس کو سال 17-2016 میں لیپ ٹاپ دیئے گئے ان کے نام بتائیں جائیں؟

(ب) کتنی یونیورسٹی ایسی ہیں جن کے سٹوڈنٹس کو ابھی تک لیپ ٹاپ نہیں مل سکے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جی سی یونیورسٹی میں بھی ایم بی اے کے سٹوڈنٹس کو لیپ ٹاپ دیئے گئے ان سٹوڈنٹس کے نام اور میرٹ لسٹ 17-2016 کی فراہم کی جائے؟

(د) کیا حکومت جن یونیورسٹی میں ابھی تک لیپ ٹاپ نہیں دیئے گئے ان کو کب تک لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) لاہور میں قائم پبلک سیکٹر یونیورسٹیز میں جن سٹوڈنٹس کو سال 17-2016 میں لیپ ٹاپ دیئے گئے ان کے نام درج ذیل ہیں:

جی سی یونیورسٹی لاہور — پنجاب یونیورسٹی، لاہور
یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور — یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور
لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، لاہور۔ گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس، لاہور

(ب) انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور میں 17-2016 میں سٹوڈنٹس کو لیپ ٹاپ نہیں دیئے گئے۔

(ج) جی سی یونیورسٹی لاہور میں سال 17-2016 میں ایم بی اے کے 10 سٹوڈنٹس کے لیپ ٹاپ دیئے گئے ان سٹوڈنٹس کے نام اور لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

HEC کے Distribution Criteria کے تحت

Full coverage to enrolled Ph.D, MS, M. Phil or equivalent Programme students in any public sector HEI

تمام طلباء جنہوں نے اپلائی کیا، کو لیپ ٹاپ دیئے گئے۔ Distribution Criteria ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یونیورسٹیز میں لیپ ٹاپ HEC، اسلام آباد کی طرف سے پرائم منسٹرز سکیم کے تحت دیئے جاتے ہیں اس لئے حکومت پنجاب سے متعلق نہ ہے۔

پی ایس ٹی کالج کمالیہ کا بجٹ اور طالب علموں اور کمروں سے متعلقہ تفصیلات

*9372: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) PST کالج کمالیہ کا سال 16-2015 اور 17-2016 کا بجٹ سال وار بتائیں؟

(ب) اس کالج میں اس وقت کلاس وار طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(ج) اس کالج کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے کتنے کمرے کلاس رومز، کتنے میں labs اور کتنے میں کس کس آفیسر کے دفاتر ہیں؟

(د) اس کالج کو مالی سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم سٹوڈنٹ کی بہبود اور کالج میں سہولیات کی فراہمی کے لئے فراہم کی گئی؟

(ہ) اس کالج کی ان دو سالوں کی آڈٹ رپورٹ فراہم کریں؟

(و) اس کالج کی کنٹین کس کو کب سے ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے ماہانہ / سالانہ کتنی رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ز) اس کالج میں تعینات ٹیچنگ سٹاف اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ PST کالج کا سال 16۔2015 کا بجٹ =/3,77,66,659 روپے اور 17۔2016 کا بجٹ =/4,70,77,000 روپے منظور ہوا۔

(ب) اس وقت گورنمنٹ PST کالج کمالیہ میں کلاس وار طلباء کی تعداد درج ذیل ہے:

1۔ فرسٹ ائیر 775

2۔ سیکنڈ ائیر 792

3۔ تھرڈ ائیر 52

4۔ فورتھ ائیر 48

5۔ سال پنجم کی بجائے امیدواران نے بی ایس چار سالہ پروگرام تین مضامین (فزکس انگلش اکنامکس) میں 150 طلبہ نے داخلہ لیا۔

6۔ سال ششم (25 MA ENG, ECO PART-II
بی ایس فرسٹ سمیسٹر (فزکس 50 انگلش 50 اکنامکس 50)
بی ایس تھرڈ سمسٹر (فزکس 47 انگلش 36 اکنامکس 17)

(ج) اس کالج کی بلڈنگ اکیڈمک بلاکس۔ مین ہال۔ ہاسٹل۔ پرنسپل رہائش گاہ پر مشتمل ہے۔ اکیڈمک بلاکس 50 کمروں پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ کلاس رومز 28

2۔ لیبارٹریز 06

3۔ دفاتر صدور شعبہ جات BS 03 (اکنامکس، انگلش، فزکس)

4۔ بی ایس آفس 01

5۔ پوسٹ گریجویٹ ڈیپارٹمنٹس کی لائبریری 02

6۔ سنٹرل لائبریری 01

7۔ کالج آفس 03 (ایک پرنسپل آفس، ایک کلریکل آفس، ایک ون ونڈو آپریشن)

8۔ سٹاف رومز 02 (ایک سٹاف کے لئے، ایک میں سٹاف کی الماریاں)

9۔ سپورٹس آفس 01

10۔ سٹور رومز 03(ایک سپورٹس سامان کے لئے، ایک ناکارہ وناقابلِ مرمت فرنیچر کے لئے، ایک برائے اوزار کلاس فور ملازمین)

(د) اس کالج میں گزشتہ دو سالوں16-2015 اور17-2016 کے لئے سٹوڈنٹس ویلفیئر اور سہولیات کی مد میں حکومت کی طرف سے براہ راست اور علیحدہ سے کوئی رقم فراہم نہ کی گئی۔ تاہم حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں دیگر کالجز کی طرح پی ایس ٹی کالج میں بھی سٹوڈنٹس کی فلاح وبہبود اس عرصہ میں درج ذیل اقدامات کئے گئے۔

الف۔ 73 طلباء میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے۔

ب۔ 59 طلباء میں۔/13,32,000 روپے کی خطیر رقم PEEF سکالرشپ کی صورت میں تقسیم کی گئی۔

ج۔ 79 طلباء میں مورا(MORA) سکالرشپ کی مد میں۔/4,47,000روپے تقسیم کئے گئے جبکہ وزیراعلیٰ کے علمی ادبی مقابلہ جات و سپورٹس سے حاصل ہونے والے انعامات اس کے علاوہ ہیں۔

(ہ) اس کالج میں گزشتہ دو سالوں16-2015 اور17-2016 کے لئے آڈٹ نہ ہوا ہے۔ تاہم آڈٹ اتھارٹیز کو درخواست بھی جمع کروادی ہے کہ کالج ہذا کا آڈٹ کیا جائے۔ لیٹر کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) اس کالج میں کنٹین موجود نہیں ہے۔

(ز) کالج میں تعینات ٹیچنگ سٹاف اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں پرنسپلز، ڈائریکٹرز اور ڈی پی آئی کالجز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9419: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں پرنسپلز، ڈائریکٹرز اور ڈی پی آئی (کالجز) کی کتنی اسامیاں خالی ہیں ان اسامیوں/کالج کے نام اور یہ کب سے خالی ہیں ان کے لئے موجودہ انتظامات کیا ہیں؟)

(ب) ایڈمنسٹریشن کو بہتر بنانے کے لئے حکومت ان اسامیوں کو کب تک پُر کرلے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) بہاولپور ڈویژن کے 4 مردانہ اور 13 زنانہ کالجز اور 5 کامرس کالجز میں پرنسپلز کی اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہائر ایجوکیشن اس پر کام کر رہا ہے اور بہت جلد ان خالی اسامیوں پر تعیناتی ممکن ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ میاں رحمت علی ہوم اکنامکس کالج سیٹلائٹ ٹاؤن میں طالبات کی تعداد اور ٹیچرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*9437: جناب عبدالرؤف مغل: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ گورنمنٹ میاں رحمت علی ہوم اکنامکس کالج سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں کتنی طالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کتنی لیکچررز تدریس کے لئے تعینات ہیں اور کتنی لیکچررز کی سیٹیں خالی ہیں نیز کب تک تدریس کے لئے باقاعدہ خالی اسامیوں پر لیکچرارز تعینات کی جاسکیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ میاں رحمت علی میموریل ہوم اکنامکس کالج سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں 200 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) اس وقت 7 سی ٹی آئیز تدریس کے لئے تعینات ہیں کالج ہذا میں اساتذہ/لیکچررز کی 27 سیٹیں SNE Frozen ہونے کی وجہ سے خالی ہیں۔ حکومت تدریس کے لئے ان خالی اسامیوں پر باقاعدہ لیکچرارز کی تعیناتی کرنے کے لئے اور SNE Defrost کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔

کامرس کالجز کے اساتذہ کو پروموشن نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*9518: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے 118 سرکاری کالجز کے سکیل 19(Male) اساتذہ کی سنیارٹی 14 سے سال فائنل کیوں نہیں کی گئی اور کامرس کالج کے اساتذہ کو پروموشن سے محروم رکھنے کی وجہ کیا ہے؟

(ب) جنرل کالجز کے اساتذہ کو چار درجاتی فارمولا (3:19:36:42) اپریل 2012 میں دیا گیا جبکہ اسی محکمے کے زیر اہتمام کامرس کالج کے اساتذہ کو پانچ سال محروم رکھنے کے بعد یہ فارمولا مارچ 2017 میں دیا لیکن ابھی تک اساتذہ پروموشن سے محروم ہیں؟

(ج) کامرس کالج کے اساتذہ کی داد رسی کے لئے چار درجاتی فارمولا (3:19:36:42) اپریل 2012 سے دینے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے

(د) کامرس کالجز میں زیر تعلیم طالبات کو پاک چائنہ اقتصادی راہداری (سی پیک) کے فوائد سے استفادہ کرنے کے لئے 2003 سے نافذ موجودہ فرسودہ نصاب میں ترامیم اور اساتذہ کی تربیت کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) سپریم کورٹ C.P 51-L/2015 کیس BS-19 کی وجہ سے سنیارٹی فائنل نہ ہو سکی۔ کورٹ کیس کے فیصلہ کے بعد فائنل سنیارٹی جاری کر دی گئی ہے۔ اس لسٹ کے تحت پروموشن کیسز محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ مورخہ 5۔ جنوری 2015 کو 50 کیسز PSB-I نے پروموشن کے لئے ڈسکس کئے ہیں۔ جن میں سے متعدد گریڈ 20 میں ترقی کے لئے اہل قرار پائے ہیں۔

(ب) کورٹ کیس کی وجہ سے BS-19 کے اساتذہ کی فائنل سنیارٹی جاری نہ ہو سکی البتہ گریڈ 17 سے گریڈ 18 اور گریڈ 18 سے گریڈ 19 کے اساتذہ کی پروموشن تین مرتبہ ہو چکی ہیں گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں ترقی کے لئے آخری DPC میٹنگ 23۔ نومبر 2017 کو ہوئی جس میں 116 افسران کی ترقی زیر غور آئی جن میں سے 85 افسران ترقی پا گئے جبکہ گریڈ 18 سے گریڈ 19 میں ترقی کے لئے آخری PSB-II کی میٹنگ جنوری 2018 میں منعقد ہوئی جس میں 130 افسران کی ترقی زیر غور آئی اور متعدد افسران ترقی پا گئے۔

(ج) کامرس کالج کے اساتذہ کو چار درجاتی فارمولا کے تحت پروموشن دی جا رہی ہے اپریل 2012 سے چار درجاتی فارمولا دینے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(د) نصاب کی ترامیم کے لئے نصاب سازی ونگ کام کر رہا ہے۔ ترامیم با قاعدہ طور پر انٹر بورڈ کمیٹی میں پیش ہوتی ہیں اور منظوری کے بعد نافذ العمل ہوتی ہیں۔

فیصل آباد میں کالجز کی تعداد اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*9543: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں لڑکے اور لڑکیوں کے کالجز کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) مذکورہ کالجز میں سکیل 1 سے 11 سکیل تک کی کل کتنی اسامیاں خالی ہیں کالجز وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں 15 بوائز اور 24 خواتین کالجز موجود ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں درج ذیل سکیل کی اسامیاں خالی ہیں کالج وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جب حکومت پنجاب تقرریوں سے پابندی اٹھائے گی تو یہ اسامیاں پر کر لی جائیں گی ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں کلاس فور کی تمام تقرریاں کر لی گئی ہیں۔

لاہور: حلقہ پی پی۔145 ہربنس پورہ میں سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9555: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔145 لاہور ہربنس پورہ میں کالج و سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے سرکاری اراضی مختص کی گئی تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ حلقہ میں کالج اور سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے سلسلے میں حکومت نے تاحال کون کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں نیز کب تک مذکورہ منصوبے مکمل ہوں گے اس کی تعمیر میں تاخیر کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یہ درست ہے کہ ہربنس پورہ میں بوائز کالج کی تعمیر کے لئے سرکاری اراضی رقبہ تعدادی 11 کنال اور 14 مرلہ مختص کی گئی ہے سپورٹس کمپلیکس کا قیام محکمہ اعلیٰ تعلیم سے متعلق نہ ہے۔

(ب) ایک قطعہ اراضی رقبہ تعدادی 11 کنال 14 مرلہ خسرہ نمبر 501، 601 کھیوٹ نمبر 968، کھتونی نمبر 1942 محکمہ ہائر ایجوکیشن کے نام برائے تعمیر کالج برائے طلبہ سلامت پورہ (پی پی۔145) لاہور ٹرانسفر ہوا۔ اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم نے محکمہ آرکیٹیکٹ سے کالج بلڈنگ کے نقشہ جات تیار کرنے کے لئے اور محکمہ تعمیرات کو بلڈنگ کا ابتدائی تخمینہ لگوانے کے لئے رجوع کیا۔ بورڈ آف ریونیو ضلع لاہور سے رجوع کیا گیا کہ زمین کا قبضہ محکمہ تعلیم کے حوالے کرے۔ اس اثناء میں (2011) قاضی محمد یعقوب ولدیت محمد الدین رہائشی مین بازار ہربنس پورہ نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی جو کہ متعلقہ کورٹ نے پانچ سال بعد خارج کی۔ بعد ازاں 2016 میں حافظ مطیع الرحمٰن سول جج لاہور کی عدالت میں سول مقدمہ دائر کیا گیا جس میں سولیسٹر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فائزہ منور کو اسسٹنٹ اٹارنی نامزد کیا گیا ہے کہ وہ کورٹ میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کی طرف سے حاضر ہوں۔ اس مقدمہ کی گزشتہ شنوائی 2018-01-23 تھی اور نئی تاریخ پیشی 2018-02-24 ہے اس وقت کیس جناب خاور رفیق سول جج لاہور کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

مذکورہ بالا رقبہ کا قبضہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مورخہ 2017-12-12 کو لیا اور برائے تعمیر چار دیواری مذکورہ بالا رقبہ کی منظوری مبلغ 6.523 ملین روپے 2018-02-08 کو جاری کر دی ہے۔ محکمہ پی اینڈ ڈی سے فنڈز کی فراہمی کے لئے رجوع کیا جا رہا ہے اور اسے موجودہ مالی سال

میں ہی مکمل کر لیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں برائے تعمیر گورنمنٹ ڈگری کالج برائے طلباء ہربنس پورہ کا منصوبہ شامل کیا جارہا ہے۔ تاہم سپورٹس کمپلیکس کا قیام محکمہ اعلیٰ تعلیم سے متعلق نہ ہے۔

لاہور یو ای ٹی میں ڈینگی مچھروں سے بچاؤ کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*9592: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) UET لاہور میں مچھروں اور ڈینگی سے بچاؤ کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ UET لاہور میں مچھروں کی بہتات کی وجہ سے ڈینگی کا خطرہ لاحق ہے اور یونیورسٹی اپنے لیول پر کچھ بھی اقدامات نہیں اٹھارہی ہے اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) سال 17-2016 میں UET لاہور نے ڈینگی کے خلاف کیا کیا اقدامات اٹھائے نیز اس عرصہ کے دوران UET کے کتنے ملازمین ڈینگی کا شکار ہوئے ان کی طبی امداد کے لئے UET نے کیا کیا سہولیات فراہم کیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں مچھروں اور ڈینگی کے حوالے سے خاطر خواہ صفائی، سپرے اور فیومی گیشن کا انتظام موجود ہے اور اس سلسلے میں یونیورسٹی کا تشکیل شدہ ڈینگی سیل بھرپور طریقے سے ہاسٹلز، رہائش گاہ اور تدریسی ڈیپارٹمنٹ ڈینگی سے بچاؤ کے لئے ہمہ وقت مصروف کار رہتا ہے۔

پنجاب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس شالامار ٹاؤن کی ٹیمیں باقاعدگی سے یونیورسٹی کا ان ڈور اور آؤٹ ڈور معائنہ کرتی ہیں اور ان سے مشاورت سے سپرے اور فیومی گیشن حسب ضرورت کی جاتی ہے۔ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے یونیورسٹی کی ڈسپنسری میں ابتدائی طبی امداد کی موثر سہولیات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ڈینگی سیزن کے آغاز اور اس کے دوران ڈینگی سے بچاؤ کی آگاہی مہم ہینڈ آؤٹ، بینرز، ڈینگی واک اور سیمینار کی صورت میں جاری ہے۔

(ب) یونیورسٹی اپنے لیول پر انتہائی اقدامات کر رہی ہے اور یونیورسٹی پنجاب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس شالامار ٹاؤن کے ساتھ مل کر مچھروں اور ڈینگی لاروا سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرتی رہتی ہے۔

(ج) 2016 اور 2018 میں ڈینگی لاروا کے تدارک کے لئے عوامی آگاہی مہم اشتہارات، بینرز، سیمینار اور واک کے ذریعے کی گئی۔ اس کے علاوہ سپرے اور فیومی گیشن پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی ٹیموں کے ساتھ مشاورت سے ہاسٹلز، رہائش گاہ اور ڈیپارٹمنٹ میں کی گئی۔ ریکارڈ کے مطابق 17-2016 میں کوئی ڈینگی مریض نہیں پایا گیا۔
یہ اقدامات اے سی شالامار ٹاؤن کی طرف سے بلائی گئی ہفتہ وار میٹنگ میں شیئر کئے جاتے ہیں۔

لاہور: انجینئرنگ یونیورسٹی کے ملازمین اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*9593: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) UET لاہور میں کل کتنے شعبہ جات ہیں نیز ان شعبہ جات کا آغاز کب اور کن کن سالوں میں کیا گیا؟

(ب) UET لاہور کے شعبہ جات کے پروفیسرز، ڈین اور ان کے انچارج کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) انجینئرنگ یونیورسٹی کے ملازمین کی گریڈ وار اور عہدہ وار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی ہذا میں 27 شعبہ جات ہیں ان شعبہ جات کا آغاز جن سالوں میں ہوا اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) UET،لاہور کے شعبہ جات کے پروفیسرز، ڈین اور ان کے انچارج کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) انجینئرنگ یونیورسٹی کے ملازمین کی گریڈ واراور عہدہ وار تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

ساہیوال میں کالجوں کی بلڈنگ اور طالب علموں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9602: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں کون کون سے سرکاری گرلز و بوائز کالجز کہاں ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان کالجوں میں بلڈنگ کی پوزیشن کیا ہے اور کس کس کالج کی بلڈنگ طالب علموں کی تعداد سے کم ہے؟

(د) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) ان کالجوں میں سے کس کس کالج کے پاس طالب علموں کے لئے بسیں ہیں اور کن کے پاس یہ سہولت نہ ہے؟

(و) ان کالجوں میںmissing facilities کون کون سی ہیں اور کب تک پوری کی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف)

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال
2۔ گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال
3۔ گونمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی
4۔ گونمنٹ کالج آف کامرس ساہیوال
5۔ گونمنٹ کالج آف کامرس چیچہ وطنی
6۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال
7۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن ساہیوال
8۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیوال
9۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ
10۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی
11۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال

(ب)

1.	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال	4877
2.	گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال	1104
3.	گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی	1666
4.	گورنمنٹ کالج آف کامرس ساہیوال	973
5.	گورنمنٹ کالج آف کامرس چیچہ وطنی	318
6.	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال	4010
7.	گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن ساہیوال	530
8.	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کیر ٹاؤن ساہیوال	245
9.	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ	802
10.	گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی	2359
11.	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال	146

(ج) درج ذیل کالجز کی بلڈنگز طالب علموں کی تعداد کے لئے ناکافی ہیں، اس کے علاوہ تمام کالجز کی بلڈنگز پوزیشن کے لحاظ سے ٹھیک ہیں۔ ان پر سالانہ M&R سے مرمت وغیرہ ہوتی رہتی ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی 2۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی
3۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال 4۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال

یہاں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ جہاں تک گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال کا تعلق ہے وہاں missing facilities فراہم کرنے کے لئے ایک منصوبہ موجودہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ جس کی مالیت 44.740 ملین روپے ہے۔ دیگر کالجز کے لئے اعداد و شمار اکٹھے کئے جا رہے ہیں اور مرحلہ وار وسائل کی دستیابی کے ساتھ یہ missing facilities فراہم کر دی جائیں گی۔

(د) درج ذیل کالجز کے پاس سرکاری بسیں ہیں۔

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال 2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال
3۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ 4۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی

درج ذیل کالجز کے پاس سرکاری بسیں نہیں ہیں۔

1۔ گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال 2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی
3۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس ساہیوال 4۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس چیچہ وطنی
5۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن ساہیوال 6۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کیر ٹاؤن ساہیوال
7۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال

موجودہ مالی سال میں 500.000 ملین کی رقم بسوں کے لئے مختص ہے جس کے تحت پنجاب بھر کے کالجز کو مرحلہ وار بسیں فراہم کی جائیں گی جہاں تک گورنمنٹ کالج برائے خواتین کیر ٹاؤن کا تعلق ہے اس کے PC-I میں ایک بس شامل ہے جو اسی سال فراہم کر دی جائے گی۔

(ہ) فرنیچر، کتابیں، سائنس لیب کے آلات اور کمپیوٹر کے سامان کے لئے گرانٹ جاری کر دی ہے جو اسی مالی سال میں فراہم کر دی جائیں۔ دیگر تفصیل درج ذیل ہے:

1. اکیڈمک بلاک،، کمپیوٹر لیب، ملٹی پرپز ہال برائے گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی
2. اکیڈمک بلاک، ، کمپیوٹر لیب، ملٹی پرپز ہال برائے گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی
3. ملٹی پرپز ہال، کمپیوٹر لیب برائے گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال
4. بلڈنگ برائے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال (جس جگہ پر یہ ادارہ کام کر رہا ہے اس پر ٹیوٹا اور گورنمنٹ کالج آف کامرس ساہیوال کے درمیان تنازع ہے)

جیسا کہ جز (ج) میں وضاحت کی گئی ہے کہ پنجاب کے تمام کالجز کو مرحلہ وار missing facilities فراہم کی جائیں گی لہٰذا اگلے مالی سال میں ان کالجز کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاہم کامرس کالج کے لئے ابھی زمین موجود نہیں ہے جونہی زمین کی فراہمی کا معاملہ طے ہوا کالج کی عمارت تعمیر کر دی جائے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آج ایک بڑے اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ overall پورے پنجاب میں sugarcane کا مسئلہ درپیش ہے۔ اُس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ایک چیز طے ہوئی تھی کہ میری تحریک التوائے کار کو out of turn لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میں نے اس کے لئے جمعرات کا دن مقرر کیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے اپنی تحریک التوائے کار پڑھ تو لینے دیں۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محترمہ طٰحیا نون

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلی درخواست محترمہ طٰحیا نون، ایم پی اے ڈبلیو۔336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 30۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ میری گل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ میری گل ایم پی اے ڈبلیو۔334 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 30-اکتوبر اور 23، 24۔ نومبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری رضا نصر اللہ گھمن

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری رضا نصر اللہ گھمن ایم پی اے، پی پی۔62 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 30۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ ذکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شبینہ ذکریا بٹ ایم پی اے ڈبلیو۔326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 18 اور 24۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء اعوان ایم پی اے ڈبلیو۔300 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15۔ جون، 11 تا 19۔ ستمبر اور 24 تا 26۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عائشہ جاوید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عائشہ جاوید ایم پی اے ڈبلیو۔317 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 30۔ اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سلطانہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سلطانہ شاہین ایم پی اے ڈبلیو۔313 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24۔ نومبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے منصب علی خان ایم پی اے پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23،24۔ نومبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 955/17 سید محمد سبطین رضا کی ہے۔ وزیر آبپاشی اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

ایکسیئن کوٹ ادو، ایس ای مظفر گڑھ اور چیف انجینئر کی ملی بھگت سے تحصیل علی پور اور جتوئی کا پانی چوری ہونے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! تحریک التواء کے ضمن میں عرض ہے کہ مظفر گڑھ کینال دریائے سندھ پر واقعہ تونسہ بیراج سے نکلتی ہے اور ضلع مظفر گڑھ کے ایک بڑے حصہ کو آبپاشی کے لئے پانی مہیا کرتی ہے۔ تونسہ بیراج پر مظفر گڑھ کینال 8905 کیوسک پانی لے جانے کی لئے بنائی گئی ہے۔ محکمہ نہر آبپاشی پنجاب کے دو ڈویژنز اس کینال کے انتظام کی ذمہ دار ہیں جو کہ کوٹ ادو کینال ڈویژن اور مظفر گڑھ کینال ڈویژن ہیں۔ مظفر گڑھ کینال کی RD-206 تک کا انتظام کوٹ ادو کینال ڈویژن کے پاس ہے جبکہ اس کے بعد مظفر گڑھ کینال ڈویژن ذمہ دار ہے۔ RD-206 پر مظفر گڑھ کینال ڈویژن کا حصہ 53 فیصد اور کوٹ ادو کینال ڈویژن کا 47 فیصد ہے۔ تونسہ بیراج وہ مقام ہے جہاں پر دریائے سندھ کے پانی کو صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کا انتظام ارسا (IRSA) کے پاس ہے۔ مظفر گڑھ کینال میں پانی کی کمی کو دونوں ڈویژنز میں مندرجہ ذیل تناسب کے لحاظ سے تقسیم کیا جاتا ہے اور تمام نہروں کو وارابندی کے مطابق چلایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ RD-206 مظفر گڑھ کینال پر خریف 2017 میں پانی کی کمی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں ستمبر کے مہینے میں PMIU نے حسب معمول مظفر گڑھ کینال کے discharge کا analysis کیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ مظفر گڑھ کینال کو اپنے حصہ سے کم پانی مل رہا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ستمبر کے مہینے میں کوٹ ادو ڈویژن نے نہروں کے چلانے میں وارابندی کی خلاف ورزی کی جس کی بدولت مظفر گڑھ کینال ڈویژن کو اگست اور ستمبر کے مہینے میں اوسطاً 6 فیصد سے 14 فیصد تک کوٹ ادو ڈویژن کے مقابلے میں کم پانی ملا۔ اس سلسلہ میں ایکسیئن کوٹ ادو ڈویژن کو شوکاز نوٹس دے دیا گیا ہے اور تادیبی کارروائی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ مظفر گڑھ کینال میں آنے والی پانی کی کمی کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔ واپڈا مظفر گڑھ کینال کی پختگی کا کام کر رہا ہے جس کی وجہ سے نہر کی حفاظت کے لئے پانی

کی مطلوبہ مقدار نہ چھوڑی جا سکتی ہے۔ اگست اور ستمبر میں پانی کی کمی کی ایک اور وجہ دریائے سندھ میں آنے والا سیلاب ہے۔ سیلاب کی وجہ سے نہروں میں بھل زیادہ مقدار میں آنا شروع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے discharge table disturb ہو جاتا ہے۔ ستمبر میں جب پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑا تو discharge table مورخہ 24۔ ستمبر 2017 کو revise کر کے کمی کو پورا کر دیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/70 سردار شہاب الدین خان کی ہے۔ جی، سردار صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

حکومت شوگر ملز مافیا سے قانون پر عملدرآمد کروانے میں ناکام

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نیوز چینلز کی خبر کے مطابق پنجاب حکومت شوگر ملز مافیا سے قانون پر عملدرآمد کروانے میں ناکام ہو گئی ہے۔ شوگر ملز مالکان نے کاشتکاروں سے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے 130 روپے فی من گنا خریدنا شروع کر دیا ہے جس سے کسانوں کو اربوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق اس وقت پنجاب کی 54 شوگر ملوں میں گنے کی crushing کا کام جاری ہے معمول کے مطابق گنے کا ریٹ 180 روپے فی من کی بجائے 130 روپے فی من دینے کے علاوہ مختلف مدات میں کٹوتی بھی کی جا رہی ہے۔ شوگر ملز مافیا کی من مانیوں کے خلاف چیف سیکرٹری پنجاب، سیکرٹری خوراک، کین کمشنر اور اضلاع میں تعینات ڈپٹی کمشنرز سے بات کر چکے ہیں مگر کوئی بات سننے کو تیار نہیں ہے۔ شوگر ملز مافیا کی اس لوٹ مار سے پورے پنجاب کے کاشتکاروں میں سخت تشویش اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گا۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میں نے پہلے ہی آپ کو وقت دے دیا ہے۔ آپ اس پر کل بات کریں گے۔ اس موضوع پر بحث میں جن ممبران نے حصہ لینا ہے وہ اپنے نام لکھوا دیں۔ ہم اس پر کل

بحث کریں گے۔ آپ کی تحریک التوائے کار بحث کے لئے منظور ہو چکی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1196/17 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1197/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

نیلا گنبد لاہور کے دونوں اطراف سڑکوں پر غیر قانونی پارکنگ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "لاہور نیوز ٹیلیویژن" پر ذوہیب سلیم بٹ کے مورخہ 19۔ نومبر 2017 کے پروگرام بنام تخت لاہور کے مطابق نیلا گنبد کے علاقے میں سڑک کے دونوں اطراف پر غیر قانونی پارکنگ نے عوام کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ یہاں پر ایک طرف کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی اور میو ہسپتال کے مرکزی دروازے ہیں جبکہ دوسری طرف انارکلی کا بازار شروع ہوتا ہے۔ یہاں پر غیر قانونی پارکنگ اور ٹریفک کے شدید دباؤ کی وجہ سے اکثر ایمبولینسز پھنسی رہتی ہیں جس کی وجہ سے کئی مریض موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ ادھر سڑک کے درمیان میں ایک چھوٹا سا پارک ہے جس میں فوارے لگے ہوئے ہیں جو کبھی حسین منظر پیش کرتے تھے اب لوگ اس پارک کو بطور لیٹرین استعمال کرتے ہیں۔ تاجر یونین کے عہدیداروں کا کہنا ہے کہ پارک مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے گندگی کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ کئی ماہ اس پارک کی صفائی تک نہیں کی جاتی۔ دکانداروں نے حکام سے غیر قانونی پارکنگ کو ختم کروانے اور پارک کی دیکھ بھال کے لئے مناسب انتظامات کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے میں آئے گا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک تحریک التوائے کار نمبر 1198/17 بھی ڈاکٹر مراد راس کی ہے لیکن ایک آپ نے پڑھ لی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1202/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ میں لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں کروڑوں روپے کے مالی گھپلوں کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 27۔نومبر 2017 کی خبر کے مطابق لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں 47 کروڑ روپے سے زائد کے مالی گھپلوں کا انکشاف ہوا ہے۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے اعتراضات لگا دیئے جبکہ معاملہ ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس میں بھی اٹھایا گیا مگر محکمہ کی طرف سے کوئی جواب ہی نہیں دیا گیا۔ علاوہ ازیں محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے چھوٹے گریڈ کے افسران کو خلاف ضابطہ بڑے گریڈ کے اضافی چارج دیئے گئے جس سے قومی خزانہ کو 4 کروڑ 65 لاکھ 17 ہزار 831 روپے کا نقصان ہوا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1208/17 جناب امتیاز احمد لالی اور میاں محمد اعظم کی ہے لیکن اس issue پر بحث رکھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1209/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1211/17 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے جو گنّے کے بارے میں ہے لہٰذا گنے سے متعلقہ تمام تحاریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1212/17 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1213/17 میاں خرم جہانگیر وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1214/17 سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1215/17 میاں خرم جہانگیر

وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن اُن کی ایک تحریک التوائے کار کو بھی dispose of ہو گئی ہے اور اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1216/17 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ جی، بھچر صاحب! اسے پیش کریں۔

لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس میں اوور چارجنگ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی" بات مورخہ 7۔ دسمبر 2017 کی خبر کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے مریضوں سے بوجھ کم کرتے ہوئے سرکاری ہسپتالوں کی ایک روپے پرچی فیس تو ختم کر دی گئی لیکن مریضوں اور ان کے لواحقین سے روزانہ لاکھوں روپے اوورچارجنگ کی مد میں لوٹنے والے مافیا کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ پارکنگ سٹینڈز پر تعینات عملہ نہ صرف شہریوں سے اوورچارجنگ کرتا ہے بلکہ عملہ کا شہریوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا معمول بن گیا۔ پارکنگ سٹینڈز پر تعینات عملے کے سامنے ایم ایس صاحبان بھی بے بس نظر آتے ہیں۔ موٹر سائیکل سواروں سے پارکنگ کی مد میں دس روپے کے بجائے ڈبل فیس وصول کی جاتی ہے اس وقت سروسز ہسپتال، میو اور جنرل ہسپتال کے پارکنگ عملے کی جانب سے اوورچارجنگ کی جا رہی ہے لہٰذا مریضوں اور شہریوں کا مطالبہ ہے کہ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کیا جائے، پارکنگ کی مد میں فیس کو کم کیا جائے اور ہسپتال کے عملے کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صلاح الدین!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! ضلع میانوالی میں انڈسٹریل ایریا سکندر آباد میں ایگری ٹیک فرٹیلائزر فیکٹری ہے جو تقریباً پچھلے ایک سال سے بند پڑی ہے۔ اس فیکٹری میں تقریباً اڑھائی سے تین ہزار کے قریب مزدور اور workers بے روزگار ہو گئے ہیں اور اُن کے گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ فیکٹری کے آس پاس کے سکولوں اور کالجوں کو یہ promote کرتی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف سکول و کالج effect ہو رہے ہیں بلکہ بچوں کی تعلیم بھی effect ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر ہسپتال، ڈسپنسریاں اور ہیلتھ کیئر سنٹروں کو یہ فیکٹری ادویات اور تمام میڈیکل کی سہولت provide کرتی ہے جو کہ وہ بھی effect ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں آس پاس کے دیہاتی علاقوں کو پینے کا صاف پانی دیا جاتا ہے وہ بھی بند ہو گیا ہے۔ اصل میں سوئی گیس کے ریٹس کا مسئلہ ہے۔ سندھ کی فیکٹریوں اور دیگر فیکٹریوں کو تقریباً چار روپے per cubic feet گیس سپلائی کی جا رہی ہے جبکہ اِن کو کہا جاتا ہے کہ ہم آپ کو 9 روپے میں دیں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کوئی طریقہ اختیار کریں اور لکھ کر لائیں تا کہ ایوان میں اس کو پڑھا جائے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں نے لکھ کر بھی دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس آپ کا لکھا ہوا کوئی کاغذ نہیں آیا۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! اس وقت وہاں پر ایمرجنسی کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ لکھ کر دے دیں پھر ہم اس کا نوٹس لیں گے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا ہوا ہے اس لئے میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کون سے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے، ایسے کیا پتا چلے گا؟ آپ لکھ کر دیں تو ہم متعلقہ محکمہ کو لکھ کر اس کا جواب لیں گے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں نے لکھ کر بھی دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کدھر لکھ کر دیا ہوا ہے، کیا ہمارے دفتر میں دیا ہوا ہے؟

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! جی، یہ issue لکھ کر دیا ہوا ہے لیکن وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ آیا ہے اس لئے میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں آپ کو بھی پوائنٹ آف آرڈر کا موقع دیتا ہوں لیکن تقریر نہیں کرنی بلکہ صرف پوائنٹ آف آرڈر ہو گا۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوالات کمیٹی کو refer کئے جاتے ہیں تو میرے تین سوال چھ مہینے پہلے کمیٹی کو refer ہوئے تھے لیکن ابھی تک اُن پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور ٹائم بھی گزر گیا ہے۔

جناب سپیکر: کون سی کمیٹی ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی پارک پر قبضے کے حوالے سے ایک تحریک التوائے کار ہے جس کا ایک سال سے جواب نہیں آیا۔ اسی طرح اگر سوال پر کارروائی نہیں ہونی تو کمیٹی کو سوال دینے کا کیا مقصد ہے؟

جناب سپیکر: کون سی کمیٹی ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا 1857 ایکڑ زمین کا ایک سوال محکمہ جنگلات کی کمیٹی کو refer ہوا تھا، ایک پنجاب پولیس اور ایک TMA سے متعلقہ ہے۔ ان سوالات پر بغیر کسی میٹنگ کے اجلاس کا ٹائم ہی ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جس کا ٹائم ختم ہو جائے وہ extend کروا لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! چھ مہینے ہو گئے ہیں اس پر ایک اجلاس بھی نہیں ہوا۔ اسی طرح تحریک التوائے کار پر آپ تین دفعہ کہہ چکے ہیں کہ جواب منگوائیں گے جس کو ایک سال ہو گیا ہے۔ میں

جب بھی پوائنٹ اٹھاتا ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ جواب آ جائے گا لیکن ابھی تک نہیں آیا۔ اس پر اگر کارروائی نہیں کرنی تو بتادیں۔

جناب سپیکر: کون کون سے سوالات ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کو سارے نمبر دے دیتا ہوں۔ جنگلات کا سوال نمبر 992 ہے، ایک سوال پنجاب پولیس کی وردی اور ایک TMA کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر 992 ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس پر میں نے آپ کو خط بھی لکھا تھا۔

جناب سپیکر: اس کمیٹی کو Chair کون کرتے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے دو مہینے پہلے آپ کو لیٹر بھی لکھا تھا کہ یہ سوال نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: ان کمیٹیوں کے چیئرمین کون ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب مجھے یہ نہیں پتا۔ یہ کمیٹی کے سپرد ہوئے ہیں تو اسمبلی کو پتا ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کا لیٹر آ گیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے لیٹر دو مہینے پہلے لکھا ہے اور اس پر بھی مجھے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اسی طرح ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے لیڈیز پارک پر قبضہ کیا ہوا ہے جس کے حوالے سے تحریک التوائے کار ایک سال سے pending پڑی ہے لیکن ابھی تک اس کا ایوان میں جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب کے پوائنٹ کو نوٹ کیا جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

یوم یکجہتی کشمیر ریلی میں اپوزیشن کے معزز ممبران کو بھی شرکت کی درخواست

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ 5- فروری کو ہم یوم یکجہتی کشمیر قومی سطح پر ہمیشہ کی طرح منا رہے ہیں جس میں اپنے کشمیری بہن بھائیوں سے اظہار یکجہتی اور ہندو بنئے کے مظالم کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ چونکہ ہم ہر سال ریلی نکالتے ہیں تو میری اپوزیشن کے بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس مسئلے پر وہ ہماری ریلی میں ضرور شرکت اختیار کریں۔ ہم پوری دنیا کو بتائیں گے کہ مسئلہ کشمیر پر ہم سب ایک ہیں۔ میاں محمد نواز شریف نے مقبوضہ کشمیر کے دس طلباء کے لئے ایک پروگرام شروع کیا ہے جس کے تحت وہ طلباء یہاں مفت تعلیم حاصل کرنے کے لئے آرہے ہیں۔ یہ ایک سفر ہے کہ ہم کشمیر کی آزادی کے لئے اکٹھے ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ہم اس معاملے پر سب اکٹھے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پنجاب میں بھی کشمیر کمیٹی constitute کی جائے۔ میری آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ آپ نے بھی اس ریلی میں شرکت کرنی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن ایک گزارش ہے کہ کشمیری کاز پر پوری پاکستانی قوم including ہمارے پاکستان میں رہنے والے جو ہندو بھائی ہیں اور اقلیتوں سے آٹھ بھائی اس اسمبلی کے معزز ممبران ہیں جن میں ایک ہندو بھائی ممبر ہیں تو انہوں نے اپنے concern کا کئی دفعہ مجھ سے اظہار کیا ہے کہ جب بھی ہندو بنیے کا نام لیا جائے تو انڈیا کا نام لازمی لیا کریں کیونکہ پنجاب میں رحیم یار خان، بہاولپور اور خاص طور پر صوبہ سندھ میں بھی ہندو قیام پذیر ہیں۔

جناب سپیکر: وہ انڈیا کے ہندو بنیے کے متعلق بات کر رہے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی بات کا جواب دینا چاہتی ہوں کہ ہم کشمیر کاز میں سب اکٹھے ہیں اور ہم بھی 5- فروری کو مال روڈ پر انشاءاللہ آپ کے ساتھ ہوں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سیالکوٹ میں جنوری 2017 میں قتل ہونے والی بچی کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک بہت ہی اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ پچھلے سال 23- جنوری کو 11 سالہ بچی تانیہ مریم کا سیالکوٹ میں قتل ہوا جس کی نعش سمبڑیال نہر سے ملی تو میں نے توجہ دلاؤ نوٹس بھی اسمبلی میں دیا جس کے بعد ہمارے اقلیتی امور اور انسانی حقوق کے وزیر بھی وہاں پر گئے جن کے ساتھ ہم بھی وہاں گئے۔ جہاں پر ہمیں یقین دہانی کرائی گئی کہ اس معاملے کی انوسٹی گیشن ہو گی لیکن آج تک اس بچی کے قتل کا سراغ لگایا جا سکا ہے اور نہ ہی میڈیکل رپورٹ اب تک آئی۔ کوئی انوسٹی گیشن ہوئی ہے جس کے باعث ساری فیملی بہت زیادہ up set ہے اور اس کا باپ اپنے بیٹی کے قاتل کو تلاش کر رہا ہے۔ 24- جنوری 2018 کو ایک دفعہ پھر انہوں نے سیالکوٹ میں بہت بڑا protest کیا جس کی خبر 25- جنوری 2018 کے ڈیلی ڈان میں شائع ہوئی۔ میری استدعا ہے کہ اس معاملے پر انوسٹی گیشن کی جائے اور قاتل کو گرفتار کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ نے ابھی مجھ سے یہ بات نہیں کی لیکن انہیں پہلے ہی پتا ہے کہ میں وہاں گیا تو یہ بھی میرے ساتھ تھیں جس کا نوٹس بھی لیا

گیا۔ کچھ افراد کو پکڑا ہے اور قاتل کو trace کر رہے ہیں۔ باقی میں ان سے دوبارہ مل لیتا ہوں اور ہم اس معاملے کو seriously اور sincerely حل کریں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، محترم! آپ میری بات سنیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ کا رویہ میرے ساتھ صحیح نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میرا رویہ آپ کے ساتھ بڑا اچھا ہوتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں کوئی غیر ضروری بات نہیں کروں گا بلکہ اپنے علاقے کے issue کو highlight کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راولپنڈی میں میڈیکل سٹوروں پر ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے حلقہ کے اندر پچھلے دو ہفتوں کے اندر ایک ہی بازار میں گیارہ میڈیکل سٹورز پر دن دہاڑے ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ وہی موٹر سائیکل پر ہیلمٹ پہنے ہوئے دو لوگ آتے ہیں اور میڈیکل سٹور سے قیمتی ادویات اور نقدی وغیرہ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ میں نے بارہا CPO راولپنڈی کو بتایا اور ان سے اس حوالے سے ملنے کے لئے ٹائم بھی مانگتا رہا لیکن ان کے پاس۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کوئی چیز لکھ کر دیں ناں کہ کیا چاہتے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں جو لکھ کر دیتا ہوں اس کا تو جواب ہی نہیں آتا۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں جواب آئے گا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہاں پر اتنی زیادہ تعداد میں پڑی ہوئی تحاریک التوائے کار ہیں اور معزز ممبران اتنے زیادہ زیرو آرنوٹسز جمع کرواتے ہیں لیکن ان کا کوئی جواب نہیں آتا۔ ایک معاملہ محکمہ تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی سے متعلق بھی ہے لیکن اس کی میٹنگ ہی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: کون سی کمیٹی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! محکمہ تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی کا میں چیئرمین ہوں تو اس کمیٹی کے پاس حکومتی ممبر کا ایک issue تھا لیکن چار مہینے سے سیکرٹری کمیٹی سے میٹنگ کے لئے ٹائم مانگتا رہا مگر کمیٹی روم ہی خالی نہ ملا۔ اتنے اہم issues ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کس نے ٹائم نہیں دیا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں سیکرٹری کمیٹی کو فون کرتا رہا ہوں کہ میٹنگ رکھ لیں تو انہوں نے کہا ہے کہ آپ کی کمیٹی کی میٹنگ کے لئے ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کس نے کہا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری کمیٹی نے۔ میں چار مہینے تو ان سے ٹائم مانگتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اجلاس کے بعد آپ میرے پاس تشریف لائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ issues لاء اینڈ آرڈر سے related ہیں۔ میڈیکل سٹورز پر وارداتوں کے حوالے سے بات کی ہے تو اس پر seriously کارروائی کریں۔ Otherwise یہاں پر یہ عجیب سا impression بنتا جا رہا ہے اس لئے مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ کچھ کرتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آصف صاحب نے جو بات کی ہے تو آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کچھ بھی لکھ کر دیا ہو اور اس کا جواب نہ آئے۔ آپ نے بھی احکامات صادر فرمائے ہیں تو میں بھی ان سے humbly گزارش کرتا ہوں کہ وہ لکھ کر دیں تو ہم اس کا جواب بھی منگوائیں گے اور جب بھی یہ کہیں گے تو جواب اسی وقت آئے گا۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ مجھ سے ایک دفعہ ضرور ملیں اور منسٹر صاحب بھی اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لائیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ ہم پرائیویٹ ممبر بل لیتے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر بل ایوان میں متعارف کرنے کے لئے تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017 کو ایوان میں متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

DR SAYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017."

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب ایک بل پیش ہوتا ہے تو اسے oppose کیا جاتا ہے لیکن یہ بل ایک ایسا ہے کہ جسے حکومت oppose تو بالکل بھی نہیں کرتی ہے لیکن میں ایوان کے لئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایمان کا بھی یہ حصہ ہے اور اس کے اوپر حکومت پنجاب نے پہلے ہی تیسری کلاس سے آٹھویں کلاس تک مسلمان بچوں کے لئے قرآن پاک کو لازمی تعلیم قرار دیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرا خیال ہے کہ اس بل کو ایجوکیشن کی قائمہ کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ اس کے اوپر دو چیزیں ہیں کہ اس حوالے سے ہم پہلے ہی ناظرہ قرآن پاک تیسری جماعت سے آٹھویں جماعت تک پڑھا رہے ہیں۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی بنائی جس میں وزیر قانون، وزیر سکولز ایجوکیشن، وزیر ہائر ایجوکیشن اور وزیر اوقاف کو شامل کر کے اس میں scheme of studies جو تھا already اس کے اندر PCTB نے بھی اس کے اوپر کام کیا تھا اور پھر بنائی گئی کمیٹی کے اندر فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ہم نہ صرف ناظرہ قرآن پاک بچوں کو پڑھائیں گے بلکہ اس کا ترجمہ بھی پڑھائیں گے۔ ہم اس سال اپنے سلیبس میں اسے شامل کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر سید وسیم اختر نے جو بل move کیا ہے تو میں ان کی اس spirit کو بہت زیادہ appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں ان سے یہ request کروں گا کہ جو بل میں مانگا ہوا ہے، already حکومت نے اس سے زیادہ کیا ہوا ہے مگر پھر بھی ہماری تعلیم کی قائمہ کمیٹی کے اندر یہ اور ان کے ساتھی تشریف لائیں تو ہم اس کے اوپر انہیں پوری بریفنگ دیں گے تاکہ یہ خود ایوان میں آکر apprise کریں اور اس حوالے سے جو کاوش ہم کر چکے ہیں اس کو خود ایوان کے ساتھ share کریں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ لاء منسٹر صاحب ایوان میں آ رہے ہیں تو ان کے آنے تک اس بل کو pending کرتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! نہیں۔ ہم سب سے مشاورت کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو آجانے دیں کیونکہ کل ہم بیٹھے رہے ہیں جہاں ڈاکٹر صاحب کے علاوہ لاء منسٹر صاحب بھی تھے اس لئے لاء منسٹر صاحب کے ایوان میں آنے تک اس بل کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے بھی بات کر لیتا ہوں تو آپ اس بل کو کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ڈاکٹر صاحب! ابھی ٹھہریں اور لاء منسٹر صاحب کو آ لینے دیں۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے جی، بھچر صاحب! اسے پیش کریں۔

سوائن فلو کی آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سوائن فلو جیسے مہلک مرض کی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سوائن فلو جیسے مہلک مرض کی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس پر already محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی طرف سے بہت سارے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ 2017 میں بھی محکمہ صحت کی جانب سے ٹی وی اور اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ جو موسمی فلو ہے اُس وباء کا آغاز ہونے سے پہلے اگست میں فلو سے بچاؤ کی جو ویکسین اور دیگر حفاظتی سامان خریدا گیا اور لوگوں کو فراہم کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں اس پر بہت سارا کام ہو رہا ہے اس قرارداد کے پاس ہونے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس پر پہلے ہی کام ہو رہا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں positively عرض کروں گا۔ میری تجویز ہے کہ پنجاب کے جو دیہاتی ہیلتھ سنٹرز ہیں اُن میں آگاہی مہم اور vaccination نہیں پہنچی۔ یہ influenza کی وہ قسم ہے جس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے پرائمری ہیلتھ سنٹرز ان کے پاس ہیں یہ کیئر کر لیں کہ میانوالی جیسے، خوشاب اور بھکر جیسے۔۔۔

جناب سپیکر: تمام جگہوں پر ویکسین پہنچائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم پورے پنجاب میں یہ کر رہے ہیں لیکن جو میرے بھائی نے فرمایا ہے اگر اور بھی کسی جگہ یہ پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں تو وہاں بھی ہم اس کو کریں گے اس پر already کام ہو رہا ہے معزز ممبر مجھے لکھ کر دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ نوٹس میں آگیا ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سوائن فلو جیسے مہلک مرض کی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد جناب محمد وحید گل کی ہے آپ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر قرارداد پڑھیں۔

لاہور میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافے کا مطالبہ

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع لاہور میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع لاہور میں زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! معزز ممبر جو کہہ رہے ہیں میں اس بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980 کے سیکشن (18) سب سیکشن (1) کے تحت کسی بھی مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی آبادی 10 ہزار لوگوں سے تجاوز کرنے کی صورت میں اس علاقہ میں اضافی مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹی تشکیل دی جا سکتی ہے اگر ضلع لاہور میں کسی بھی مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی آبادی 10 ہزار لوگوں سے تجاوز کر گئی ہو تو ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹی لاہور اس علاقہ میں اضافی زکوٰۃ وعشر کمیٹی کی تشکیل کے لئے معاملہ صوبائی زکوٰۃ کونسل سے منظوری کے لئے ہم ارسال کر دیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب اس پر بحث نہ کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع لاہور میں زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر محترمہ خود ہوتیں تو بہتر تھا۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! رولز 119 کے through قرارداد پڑھی جا سکتی ہے میں قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ پڑھ دیں۔

پبلک ٹرانسپورٹ میں قائم ہیلپ لائن کے بارے
میں عوامی آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنے والی خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کی قائم کردہ ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنے والی خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کی قائم کردہ ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! already آگاہی مہم چل رہی ہے اور جو نئی ٹرانسپورٹ ہے اُس میں ہم نے خواتین کے لئے الگ سے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا آرام سے بات کریں مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آرہی ہے آپ مائیک سے تھوڑا سا پیچھے ہو کر بات کر لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پیچھے تو صوفہ ختم ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھے نا، کھڑے ہو کر ہی بات کر لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ٹرانسپورٹ میں دوران سفر خواتین سے ناروا سلوک کے تدارک کے لئے پنجاب بھر میں تمام سٹینڈز پر پنجاب وومن ہیلپ لائن 1043 آویزاں کروا دی ہے۔ چیئرمین پنجاب کمیشن برائے حقوق نسواں کی طرف سے دی گئی ہدایات پر

بھی پنجاب کے تمام سیکرٹریز ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ذریعے سے پنجاب میں موجودہ تمام بی، سی اور ڈی کلاس سٹینڈز پر بورڈز اور بینرز لگا دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین سے ناروا سلوک کی شکایات کے ازالہ کے لئے متعلقہ ضلعی سیکرٹری، متعلقہ ضلع کے focal person بھی ہیں اس سلسلہ میں ضلع لیول پر بھی متعلقہ ٹرانسپورٹرز کے ساتھ میٹنگز بھی کی گئی ہیں اور تحفظ نسواں کے بارے میں خصوصی ہدایت جاری کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! مزید تمام سٹینڈز پر ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں کو تحفظ نسواں اور خواتین سے ہر قسم کے امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لئے اصلاحی لیکچرز بھی دیئے جا رہے ہیں اور اُن کا مزید انتظام بھی کیا گیا ہے۔ وومن سیفٹی اتھارٹی اور پنجاب کمیشن برائے خواتین کے ساتھ مکمل تعاون کیا جا رہا ہے جس پر عمل کرتے ہوئے خاص طور پر دوران سفر عورتوں کے تحفظ کو مزید یقینی بنایا جائے گا۔ نئی ٹرانسپورٹ میں خواتین کے لئے الگ سیٹیں بھی رکھی ہیں اور پنجاب کی موجودہ حکومت نے وومن کو empower کرنے کے حوالے سے اور اس قسم کے حالات کے حوالے سے اور بھی بہت زیادہ اقدامات کئے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرے خیال میں منسٹر صاحب نے آپ کو ساری تفصیل بتا دی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اس کو press نہ کریں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہمیں ٹی وی اور ریڈیو جو کہ مؤثر ذریعہ ہے اس کو استعمال کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم already ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعے سے آگاہی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنے والی خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کی قائم کردہ ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگاہی مہم شروع کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں "First Aid" کی تربیت کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں "First Aid" کی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں "First Aid" کی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔"

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس قرارداد میں پیش کردہ تجویز کے متعلق گزارش ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں "First Aid" کی جو تربیت اس کے لئے ہماری Quaid-e-Azam Academy for Educational Development(QAED), جو ہمارا ادارہ ہے جس کے ذریعے ہم نے Training Modules کا اس کو already حصہ بنایا ہوا ہے اور مذکورہ اکیڈمی کے زیر اہتمام پنجاب بھر میں ٹریننگ پروگرامز پہلے سے جاری ہیں۔ یہاں سے تربیت حاصل کرنے والے اساتذہ اس تربیت کو تمام تعلیمی اداروں میں طلبہ اور اساتذہ تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں اور اس سلسلے میں ان زیر تربیت اساتذہ کو مسلسل راہنمائی فراہم کی جارہی ہے۔ سکولوں میں بچوں کو "First Aid" کی تربیت دی جارہی ہے جہاں تک پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا تعلق ہے اس سلسلے میں already ریڈ کریسنٹ کے ساتھ مل کر سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پرائیویٹ سکولز کے اندر بھی یہ چلا رہے ہیں اور مزید جو ہمارے سی

اوز ہیں ہم جب ان سے monthly meetings کرتے ہیں تو اس کے اندر ضلع، تحصیل اور سکول لیول پر نجی تعلیمی اداروں کو بھی اسی طرح پابند کر رہے ہیں اور وہی modules جو پبلک سیکٹر سکول کے اندر کر رہے ہیں وہی پرائیویٹ سیکٹر سکولز کے اندر بھی لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اس کو مزید press کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں press نہیں کرتی لیکن میں اپنے حلقے کے سکولز کی بات کروں گی اور اپنے بچوں کے سکولز کی بات کروں گی یہ تربیت کہیں نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: یہ آپ منسٹر صاحب کو بتا دیں اور لکھ کر بھی دے دیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں First Aid کی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: یہ قرارداد pending کی ہوئی تھی اور یہ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے انہوں نے move کر دی ہے آپ کی طرف سے جواب بھی آ گیا۔ کیا لاء منسٹر صاحب اس بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی فرمائیں۔ کیا آپ نے خیر کی بات کرنی ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! جی، خیر کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ 5۔ فروری کو یوم کشمیر ہے تو اس کے لئے آپ مہربانی فرما کر جمعرات یا جمعہ کا دن تقاریر کے لئے مختص کر دیں اس سے بڑا اچھا پیغام جائے گا۔

مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017
کو ایوان میں متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

(---جاری)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، اس دن اجلاس ہو گا۔

The motion moved and the question is

"That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017."

(The motion was unanimously carried.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ بل move کریں۔

مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under Rule 94, it is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایک مہینہ کر دیں۔

جناب سپیکر: اس میں مزید علماء کی بھی ضرورت ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ maximum دو ماہ ہے آپ پندرہ دن میں سارا معاملہ کمیٹی میں مکمل کر لیں۔ اس میں میری دو گزارشات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس پر سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ جس طرح منسٹر صاحب اس چیز کو on record لائے ہیں۔ ان کا یہ موقف ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم کے متعلق جو چیزیں نصاب میں موجود ہیں وہ sufficient ہیں اور اس میں کوئی further ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس بل کو اس stage پر روکیں مناسب ہو گا کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں مناسب انداز سے دیکھ لیا جائے اور سب مل کر اگر اس میں کوئی اضافہ چاہیں وہ بھی کر دیا جائے لیکن آپ اس سٹینڈنگ کمیٹی کو powers دیں کہ جتنے بھی ہمارے علماء کرام ایوان میں موجود ہیں یا اگر کوئی دوسرا ممبر بھی اس میں contribute کرنا چاہے کیونکہ یہ ایک بہت ہی noble cause ہے تو کمیٹی کو از خود opt کرنے کا اختیار ہو۔

جناب سپیکر: ہم آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں گے جو اس میں شامل ہونا چاہیں گے وہ ہو جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کی طرف سے ruling آ جائے اس کے بعد چیئرمین کمیٹی کو اس کا اختیار دے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ہم چیئرمین کو اختیار دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں رانا ثناء اللہ خان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بہت اچھے طریقے سے معاملے کو آگے بڑھایا ہے اور جس طرح انہوں نے یہ بات کی ہے میں اس کو بالکل سیکنڈ کرتا ہوں کہ اگر آپ اس کو within 15 days کر دیں کیونکہ اسمبلی کی مدت بھی ختم ہو رہی ہے تو ہم پندرہ دن کے اندر اندر بیٹھ کر بات مکمل کر کے اس کو ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ جتنا مرضی جلدی کر لیں ہمیں کیا اعتراض ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسمبلی کی مدت ختم کرنے کی تمام تر کوششیں دم توڑ چکی ہیں اور اب اسمبلی کی مدت دو ماہ سے زیادہ ہے (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب محترمہ شمیلہ اسلم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) نجی تعلیمی ادارہ جات (ترقی و انضباط) پنجاب 2017، تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677 اور 7681 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.8 of 2017) moved by Mrs Gulnaz Shahzadi MPA (W-329)
2. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
3. Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA(W-356)
4. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik(Advocate), MPA(PP-222)
5. Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
6. Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed khan Niazi, MPA(PP-262)
7. Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)

8. Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA(PP-111)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.8 of 2017) moved by Mrs Gulnaz Shahzadi MPA (W-329)
2. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
3. Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA(W-356)
4. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik(Advocate), MPA(PP-222)
5. Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
6. Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed khan Niazi, MPA(PP-262)
7. Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
8. Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA(PP-111)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.8 of 2017) moved by Mrs Gulnaz Shahzadi MPA (W-329)

2. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
3. Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA(W-356)
4. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik(Advocate), MPA(PP-222)
5. Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
6. Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed khan Niazi, MPA(PP-262)
7. Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)
8. Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA(PP-111)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں طارق محمود پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹیں ایوان میں پیش

کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ فروری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع
کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال
2013-14 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹیں ایوان میں پیش
کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ فروری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع
کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال
2013-14 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹیں ایوان میں پیش
کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ فروری 2018 سے 31۔ مئی 2018 تک توسیع
کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: جی، اب زیرو آور نوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس محترمہ نگہت شیخ کا ہے اس زیرو آور نوٹس کا ابھی جواب لیتے ہیں اور میں لیڈر آف اپوزیشن کی طرف دھیان سے دیکھ رہا ہوں۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ پچھلے پانچ سال وعدے اور لاروں میں گزار دیئے کہ نئی اسمبلی بلڈنگ شروع ہو جائے گی، بس تین ماہ بعد چھ ماہ بعد وہاں پر اجلاس ہو گا لہٰذا میری درخواست ہے کہ بتایا جائے کہ اس کی latest position کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اتنی زیادتی ہے کہ پچھلے آٹھ دس سال سے مشینری یہاں گل سڑ گئی، جو کام ہوا وہ بوسیدہ ہو گیا اور پچھلے پانچ سال سے مسلسل کہا جاتا رہا کہ کام مکمل ہو رہا ہے جاتے جاتے یہ یقین دہانی کروا دیں کہ آخری سیشن جو مہینے ڈیڑھ مہینے تک آئے گا وہ نئی اسمبلی میں کریں گے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ کریں گے اور اللہ کے فضل سے ہماری کوشش ہے اللہ کامیابی دے۔ بہت شکریہ۔ محترمہ نگہت شیخ کے زیرو آر نوٹس نمبر 225 کا جواب آنا ہے لیکن منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 237 میاں محمود الرشید کا ہے۔ جو پڑھا جا چکا ہے اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا تھا لیکن منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 282/17 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ یہ پڑھا تو نہیں گیا۔ محترمہ! آپ اسے move کریں۔

بنیولینٹ فنڈ بورڈ پنجاب لاہور کے 60 ملازمین کو ملازمت سے نکالنے کی وجہ سے ان کی فیملیز کو شدید پریشانی کا سامنا

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ Benevolent Fund Board Punjab Alfalah Building Lahore کے دفتر سے 60 ملازمین کو ملازمت سے نکال دیا گیا۔ یہ ملازمین عرصہ دراز سے اس دفتر میں کام کر رہے تھے۔ ملازمت سے نکالنے کی وجہ سے یہ ملازمین اور ان کی فیملیز شدید مشکلات سے دوچار ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اصغر علی منڈا (ایڈووکیٹ)!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی، ان کو پابند کریں کہ وہ کل اس کا جواب لے کر آئیں گے۔ مزید وہ زیرو آر نوٹس نمبر 17/225 اور 17/237 کا بھی جواب لے کر آئیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس پر بات کر سکتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو ملازمین کسی بھی محکمے میں بھرتی کئے جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس محکمے میں کام کی نوعیت یا بہت لوڈ یا جو Burdon ہے اس کو دیکھ کر ان کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ مطلب، حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک تو جب پنجاب میں کسی سرکاری محکمے میں ملازمین کو بھرتی کیا جاتا ہے تو ان کو جو permanent کرنے کا tenure ہے اس میں بہت اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ان کو مستقل نہیں کیا جاتا اور جو مستقل کئے جاتے ہیں، مطلب، یہ ایک رواج ہے مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا کہ انہوں نے یہ فرض بنا لیا ہے کہ جو لوگ کام کر رہے ہیں جن کے گھروں کے چولہے، ان کی روزی روٹی ان دفتروں میں کام کر کے چلتی ہے ان کو نوکریوں سے نکالنا ہے وہ چاہے کسی نے بھی بھرتی کئے ہوں۔ یہ حکومت میں آتے ہی ان کو نکال دیتے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ ان کی بھرتیاں کرتے کیوں ہیں؟ اگر بھرتیاں کرتے ہیں تو پھر ان کو مستقل کریں اور ان سے کام لیں۔ اب اتھارٹی پر اتھارٹی بن رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جو کام نہ کریں ان کو نکال دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کام نہ کرنے پر نکالنا اور مستقل نہ کرنا اور جو عارضی ملازمین ہیں ان کو ایڈہاک پر رکھ کر مستقل نہ کرنا یہ ایک دوسری بات ہے۔ وہ کام تو کر رہے ہیں لیکن ان کو مستقل بھی نہیں کیا جاتا اور جب مستقل نہیں کیا جاتا تو عارضی طور پر رکھ کر ان کو بدل کر نئے بندے بھرتی کر لئے جاتے ہیں۔ بندے کم نہیں لیکن نئے بندے بھرتی کئے جا رہے ہیں تو یہ چیز قابل تشویش ہے۔ مطلب، جب گھر کے مالک کو نوکری سے نکال دیا جائے گا تو اس کے گھر کا چولہا کیسے چلے گا؟

جناب سپیکر: چلیں! اللہ خیر کرے گا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل مورخہ 31۔ جنوری 2018 بروز بدھ صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔